خودکشی کا دعوت نامہ

ساحر شفیق

ایک انتہا پسند معاشرے میں
جینے کی خواہش رکھنے والوں کو بھی موت
کے بھیانک رقص میں زبردستی شریک
کرنے اور خاک وخون کے کھیل سے قلبی
وروحانی سکون حاصل کرنے والی کاٹھ کی
روحوں کیلئے کسی تخلیق کار کی طرف سے دیا
گیا یہ پہلا دعوت نامہ کسی معنویت سے
خالی نہیں ہے۔ ساحر شفیق کے ہاں زندگی،
موت، محبت، نفرت، خود غرضی، خلوص اور
اسی طرح کے متضاد رویے بظاہر کسی
ترتیب میں نظر نہ آنے کے باوجود انتہائی
ترتیب یافتہ ہیں ۔ اس کا تخلیقی تجربہ
لایعنیت اور لا حاصلی کے کرب میں مبتلا
فرد کے اجتماعی ضمیر کی علامت بن کر زندگی
کو بے حد قریب سے دیکھنے کا تخلیقی جتن
ہے۔ ان نظموں کا بنیادی موضوع فرد اور
اس کی شکست وریخت ہے، اسی لیے غصہ،
جھنجھلاہٹ، الجھاوے، نفرت، بیزاری
اور گھٹن ان نظموں کی اسلوبیاتی اور
موضوعاتی سطحوں پر غلبہ پائے ہوئے ہے
ان نظموں میں اٹھائے گئے
سوالات آنے والے عہد کا منظر نامہ پیش
کرتے ہیں۔ سو ساحر شفیق آنے والے
دنوں میں ایک بڑے تخلیق کار کے طور پر
ابھرتا دکھائی دے رہا ہے۔

ڈاکٹر سید عامر سہیل
شعبہ اردو
یونیورسٹی آف سرگودھا

خودکشی کا دعوت نامہ

خودکشی کا دعوت نامہ

ساحر شفیق

دستک پبلی کیشنز، گول باغ، ملتان
dastakpublication@yahoo.com

باراوّل ___ ۴ر مئی ۲۰۱۰ء

انتخاب: حماد رسول، ڈاکٹر ثمن

ترتیب: منور آکاش

کمپوزنگ: اظہر خان، نذر خان (یونی کارن کمپوزرز، BZU ملتان)

پرنٹرز: جویریہ پرنٹنگ پریس، ملتان

قیمت: 150 روپے

رابطہ: ساحر شفیق۔ فون: 0300-6385404
E-mail: sahirshafiq@yahoo.com

سجاد نعیم

کے

نام

صفحہ نمبر

۞	ساحر شفیق کی نجی دیو مالا (تنویر صاغر)	۹
۱۔	سمندر پہ کی گئی محبت	۱۷
۲۔	میں تمہارے لیے ایک مشکل فیصلہ تھا	۱۹
۳۔	پیشہ ور	۲۱
۴۔	ہم زندہ رہتے ہیں	۲۳
۵۔	دودھ والے وقت کے بہت پابند ہوتے ہیں	۲۶
۶۔	نیند کی موت پہ خواب کا ماتم	۲۸
۷۔	آخری خودکشی سے ذرا پہلے ایک دوست سے مشورہ	۳۰
۸۔	غلام زندگی کا جہنم	۳۲
۹۔	پورنوگرافر	۳۴
۱۰۔	آدمی موت کی طرف بڑھ رہا ہے	۳۷
۱۱۔	خودکشی کا دعوت نامہ	۴۰
۱۲۔	جنگلے سے باہر اُگی ہوئی تنہائی	۴۳
۱۳۔	کھردرا صوفی	۴۵
۱۴۔	خودکشی کے ہفتے کا پہلا دن	۴۷
۱۵۔	ایسی لڑکی کو بھول جانا چاہیے	۴۹
۱۶۔	میں اپنے سے چھوٹے فریم میں لگی ہوئی تصویر ہوں	۵۱
۱۷۔	لوگ بات کرنا پسند کرتے ہیں	۵۳
۱۸۔	نظم کے ہاتھ پہ لکھی ہوئی بددُعا	۵۵
۱۹۔	خواب میں کچھ بھی دیکھا جا سکتا ہے	۵۷

۲۰۔	ہارے ہوئے آدمی کی بغاوت	۶۰
۲۱۔	نظم لکھنے سے پہلے لکھی گئی نظم	۶۲
۲۲۔	ایک ممنوعہ لڑکی	۶۴
۲۳۔	دیر سے پوسٹ کی گئی معذرت	۶۶
۲۴۔	وہ مجھ سے چھپتے پھرتے ہیں	۶۸
۲۵۔	یاد ایک دُکھ ہے	۷۰
۲۶۔	بارش برس رہی ہو تو۔۔۔	۷۲
۲۷۔	بھاگتے ہوئے گزاری گئی زندگی	۷۴
۲۸۔	اُنگلیوں پہ گنی ہوئی زندگی	۷۷
۲۹۔	دوسری ملاقات ممکن نہیں	۷۹
۳۰۔	میں چھپتا پھرتا ہوں	۸۱
۳۱۔	میں اُس وقت بھی جاگ رہا ہوتا ہوں	۸۳
۳۲۔	اپنے سب سے بڑے دشمن سے ملاقات	۸۵
۳۳۔	بیگانگی کے چار موسم	۸۷
۳۴۔	جہاں میری قبر ہے	۹۰
۳۵۔	بھیڑ میں پھنسی ہوئی تنہائی	۹۲
۳۶۔	وہ اور ہم	۹۴
۳۷۔	ماریہ یونڈ	۹۶
۳۸۔	ملنے کے آداب	۱۰۵
۳۹۔	میں تنہا ہوں	۱۰۸
۴۰۔	آدھا زندہ مجسمہ	۱۱۰
۴۱۔	ایک مشکل آدمی	۱۱۲
۴۲۔	سگریٹ پینے والوں کے لیے ایک نظم	۱۱۵
۴۳۔	مجھ سے کوئی توقع نہیں رکھتا	۱۱۸

تنویر صاغر

خودکشی کی غرض سے کی جانے والی خودکشی

ساحر شفیق کی نجی دیومالا

اور خودکشی کی Tendency چیک کرنے کا آلۂ کار

کتاب میں شامل ابتدائیے کو جو بھی عنوان دیں، ہمیشہ اُن عنوانات کے تحت ہر بار کتاب کے مندرجات کی بات دَر آتی ہے کہ یہ نظمیں کیسی ہیں، یہ افسانے کس موضوع کو اپنے گرداُوڑھے ہوئے ہیں، یہ ناول کس locale کا رزمیہ ہے یا یہ تخلیق اپنا جواز کس سمت میں مہیا کرتی ہے، مگر بسا اوقات ان مندرجات کے تحت لکھتے وقت جب کتاب کا literary content اندر اُتر جائے تو صورتِ حال متن یا ترتیب یا تخلیق سے باہر اپنا راستہ بنا لیتی ہے اور ایسی صورتِ حال زندگی کی نامعلوم اُمنگوں کی بتدریج کم ہونے والی عمل داری، داخلی خدشات، خواہشِ مرگ ایسے علاقوں میں پڑاؤ کو یقینی بنا دیتی ہے اور اِسی اثنا میں خودکشی کے جشن میں شامل ہونے کا دعوت نامہ بھی موصول ہو جائے تو ادب اور تخلیق سے منسلک افراد اس خبر کی تصدیق کے لیے اپنے اندر جاری وساری سناٹے کے نفاذ کو عملی طور پر جاننے کی خواہش پر از سرِ نو غور کرنے کا آغاز کر دیں اور ایسے میں اس خبر کی تصدیق اگر پہلے سے جاری صورتِ حال ایک نئے بحران کا شکار کر دے تو کیا یہ ہر لحظہ پھسلتی ہوئی پہاڑی پر قدم جمانے کی کوشش ہے یا ایک ہی دریا میں دو بار قدم رکھنے کا ارادہ؟

داخلی ٹوٹ پھوٹ اور خودکشی کے نتیجے میں دوسروں کو خودکشی کی ترغیب زندگی سے فرار نہیں بلکہ زندگی سے مسلسل جڑنے اور نامحسوس طور پر معدوم ہوتی زندگی کے ادراک سے پیوستہ ہیں۔ خودکشی کے تہوار میں شمولیت کا یہ دعوت نامہ اَب کی بار ساحر شفیق کی جانب سے موصول ہوا ہے۔ امکان غالب ہے کہ یہ دعوت نامہ سب سے پہلے مجھے موصول ہوا اور اُس کے بعد آپ کو بھی

موصول ہو جائے۔ میں تو اِس دعوت نامے کو قبول کر چکا ہوں اور آپ کی قبولیت کا منتظر ساحر شفیق آپ کے، اپنے احباب کے، اپنی پرانی محبوباؤں کے، اُن کے شوہروں کے، ہزاروں نامعلوم اشیاء کے، کتابوں کے اور جگہوں کے ردِ عمل کے بارے میں متجسس ہے اور اسی تجسس کا نتیجہ یہ نظمیں ہیں۔ ساحر شفیق اس بابت بہت فکر مند ہے کہ خود کشی کے بعد کیا ہوگا؟ کیا خود کشی سے مکمل موت ممکن ہے؟ کیا خود کشی کے بعد بھی خود کشی ممکن ہے؟ خود کشی کے بعد کیا ہوگا؟ لوگوں، کتابوں، چیزوں اور جگہوں کا ردِ عمل کیا ہوگا؟

جس معاشرے میں ادیب کو اُمید اور زندگی کا استعارہ گردانا جائے۔ ایسے حالات میں خود کشی کا محرک اور خود کشی کی تبلیغ کا سبب کیا ہو سکتا ہے؟ اگر معاشرہ ادیب کو زندگی کی اُمید نہیں دلاتا تو معاشرہ ادیب سے یہ تقاضا کیوں کرتا ہے کہ وہ زندگی کا درس دے۔ ادیب تو اپنے محسوساتی نظام اور معاشرے کے بیمار رویوں سے مسلسل نبرد آزما رہتا ہے۔

ساحر شفیق کی نظموں کا کردار دُنیا کا اقلیتی فرد ہے۔ کوئی مذہب، فرقہ یا قوم اقلیت میں نہیں ہوتی۔ اقلیت میں تو فرد ہوتا ہے جسے ہم نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اکیلے پن کی دہلیز پر کھڑے اِس لکھاری کا مسئلہ فرد ہے۔ وہ فرد جو وہ خود ہے، وہ فرد جو اُس کا ہم زاد ہے، وہ فرد جو اُس کا ہم آشنا ہے اور وہ فرد جسے وہ جاننے کا خواہش مند ہے اور ہر وہ فرد جسے وہ آج تک نہیں ملا۔ وہ فرد کو نفسیاتی، سماجی، معاشی خانوں میں بانٹنے کا عادی نہیں بلکہ وہ فرد کو کلیت میں دیکھتا، پرکھتا اور سمجھتا ہے۔ وہ فرد کو اُس کی جذباتی بے حرمتی سے نجات دِلانے اور فرد کی ذہنی و فکری بالادستی کے لیے ایک آلۂ کار تیار کر رہا ہے جو فرد کو اُس کی اجتماعی کیفیت سے سر اُٹھانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ وجودی اور روحانی انقلاب کی صورت دنیا کو بدلنے کا خواب ہے۔ جب فرد کی کش مکش اظہار کی گرفت میں آ جائے تو خارجی منظر نامہ کی تبدیلی کیخواب کی تعبیر ذات کے بامعانی ہو جانے میں ہے۔

ڈر، خوف اور دہشت کی انتشاری کیفیات سے لبریز یہ واقعات جوان نظموں کا مقدر

بنے ہیں۔ ان واقعات سے زیادہ قابلِ غور وہ کردار ہیں جو اِن کیفیات سے دوچار ہیں۔ ان میں چھپی ہوئی وارداتوں کے مظہر ہیں۔ یہ نظمیں اعصابی تناؤ کا بے اختیار اظہاریہ ہیں جسے فرد کی کمیابی کا استعارہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ ان نظموں میں خودکشی کو بطور احتجاج پیش کیا گیا ہے اور لکھاری کا اجتہادی ذہن احتجاج، مزاحمت اور جذبات واحساسات کی شدّت کو بعض جگہوں پر اشاروں کی مدد سے اور بعض مقامات پر حالات کے جبر کے باعث اور اس جبر سے نجات کی خاطر براہِ راست انداز اپناتا ہے۔ وجودیت کے نام پر بعض شعراء نے اُردو میں فرد اور سماج کی لایعنیت کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دی اور اس باعث تخلیق کا مقصد اور خود تخلیق کار کہیں پس منظر میں مقید ہوگیا اور کئی تخلیق کاروں نے حسبِ استطاعت اس ''اجتہاد'' کے نام پر خود کو پس منظر میں دھکیل دیا جس سے شاید وجودیت کی عملی تشفی تو ہوئی مگر تخلیق کار، اُس کے گرد ونواح بسنے والا فرد اور عہد کی دھڑکنیں تعمیری عناصر کے بجائے تخریبی پہلوؤں کے گرد طواف میں مصروف ہوگئیں۔ یہ فیشن باغیانہ لہروں کی حرکات وسکنات میں خود کو کھو بیٹھا اور تخریبی عناصر کی بدولت پورا شعری نظام انہدام کی بے معانی وحدت میں سمٹ گیا اور شعری نظام کی بے سمتی کا احساس ''لایعنیت'' کے نام پر لکھی گئی تحریروں کی زیریں لہروں میں محسوس کیا جاسکتا ہے۔

ساحر شفیق کا شعری جغرافیہ انفرادی مزاحمت کا عمدہ نمونہ ہے جو اجتماعی مزاحمت کے لیے فضا ہموار کرتا ہے اور اس سازگار فضا کے لیے ہمارے اندر ہیجان برپا کردیتا ہے۔ انفرادی مزاحمت دراصل اجتماعی مزاحمت کا پیش خیمہ ہوتی ہے اور اجتماعی مزاحمت بغاوت کا۔ اس بغاوت کا پیغام ہمیں نظموں کے بطن میں منتشر کیفیات سے ملتا ہے۔ ان منتشر کیفیات کی بازگشت اپنے Sound Impact میں دھیمی لے سے گریز برتتی ہے کیونکہ فرد جب اپنی ذات سے شعری مواد حاصل کرکے اُسے سماج تک پھیلا دے تو کرختگی، شدّت، غصے اور ردِعمل ایسے اجزاء زندگی کی لاحاصلی، تہذیبی اضطراب اور معاشرتی پیچیدگیوں ایسے معمولات سے لبریز ماحول ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں اور ہمیں اپنا محاسبہ کرنے کی نہ صرف دعوت دیتے ہیں بلکہ ہمارا احتساب ان کی

صداقتوں میں مل جاتا ہے۔ اَنا کے دوش پر سفر کرنے والا یہ مسافر اس شدت میں اپنی اَنا سے انحراف کا اعلان کر دیتا ہے اور اس مقام پر اس آواز میں سب آوازیں شامل ہو جاتی ہیں۔

ساحر شفیق کی نظمیں عموماً طویل نظمیں ہیں جن میں احساسات کا بہاؤ، داخلی شخصیت کی تنہائی اور بے زاری سے نمو پاتا ہے اور اس کیفیت کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے وہ معدومیت کی طرف خود کو بھاگتا چھوڑ دیتا ہے جہاں عدم اور وجود کا تضاد اپنے وجود کی بے معنویت کو پانے پر نوحے کا انداز اپنا لیتا ہے۔ کچھ مصرعے:

۱۔ یادیں نظر نہ آنے والے حشرات کی طرح مجھے اندر سے کھود رہی ہیں
شاید میں جان بوجھ کر کچھ بھی نہیں بھولنا چاہتا
میں ہی اپنا سب سے بڑا دشمن ہوں
کاش میں نے کچھ گالیاں بچا کے رکھی ہوتیں

[اپنے سب سے بڑے دشمن سے ملاقات]

۲۔ آدمی کو موت سے ڈر لگتا ہے ___ آدمی کو موت سے ڈر نہیں لگتا
آدمی کو خود سے ڈر لگتا ہے ___ آدمی کو خود سے ڈر نہیں لگتا
موت ڈر کو ختم کر سکتی ہے ___ ڈر موت کو ختم کر سکتا ہے
ڈر موت کو اور موت ڈر کو ختم کر سکتی ہے
ڈر اور موت آدمی کو ختم کر سکتے ہیں
آدمی ڈر اور موت کو ختم کر سکتا ہے
آدمی آدمی کو ختم کر سکتا ہے۔ آدمی نے آدمی کو ختم کر دیا ہے
موت تھر تھر کانپ رہی ہے۔۔۔
آدمی موت کی طرف بڑھ رہا ہے

[آدمی موت کی طرف بڑھ رہا ہے]

۳۔ اگر آنے والے وقتوں میں بھی تاریخ لکھنے کا چلن رہا
تو ہمارے بارے میں لکھا جائے گا
کہ ہم نے ایک دوسرے کو کُتے کی طرح سونگھ کر چھوڑ دیا تھا

[پیشہ ور]

یہ مصرے اس کی داخلی ٹوٹ پھوٹ اور خلفشار کی گواہی بن جاتے ہیں۔ ساحر شفیق اپنی ذات تک پہنچنے کی خواہش کو خودکشی کا نام دیتا ہے۔ خودکشی کا یہ دعوت نامہ دراصل فرد کی موت پر تعزیت نامہ ہے۔ یہ تعزیت نامہ نیند، خواب اور موت کی موت پر ہے۔ جسے شاعر کی سوانحی تصویریں واضح بھی کرتی ہیں اور چھپاتی بھی ہیں۔ یہ جذبوں کے انتشاری رُخ کو نئے پیکر میں ڈھالنے کی کامیاب کوشش ہے۔

ساحر شفیق نے اپنی کئی ایک نظموں میں اپنے لیے بالکل انوکھا اور نیا راستہ دریافت کیا ہے اور میرا یہ ذاتی خیال ہے کہ یہی نظمیں اُس کی شناخت کا معتبر حوالہ بنیں گی۔ مثلاً 'آدھا زندہ مجسمہ'، 'سمندر پہ کی گئی محبت'، 'میں تمہارے لیے ایک مشکل فیصلہ تھا'، 'سگریٹ پینے والے لوگوں کے لیے ایک نظم'، 'ماریہ بونڈ'۔

یہ نظمیں معاصر نثری نظم کے فکری موضوعات اور treatment سے یکسر مختلف ہیں۔ ان نظموں کے آخری مصرے ان کی کُلی تفہیم کی کلید مہیا کر رہے ہیں۔ جیسے:

وہ ہمیں احساس دلاتے ہیں کہ تم نہیں ہو/تم کہیں نہیں ہو___ تم ہو ہی نہیں
پیدا ہوتے ہی ہمیں مٹی کے مرتبانوں میں بند کر دیا گیا___ تا کہ ہمارا قد نہ بڑھ سکے
اور وہ ہمیں بالشتیے کہہ سکیں
بچپن میں
انہوں نے ہمارے خوابوں کی غلط تعبیریں بتائیں
ہم سے دوسروں کے نام کے روزے رکھوائے گئے

ہمیں ایسی دعائیں یاد کروائی گئیں جو خود ان کی سلامتی کے بارے میں تھیں
جوانی میں انہوں نے اپنے بدقماش اجداد کی لوٹی ہوئی دولت کی مدد سے
ہماری محبوباؤں سے شادیاں کر لیں ___ تاکہ ہم ان کے سامنے نظر نہ اُٹھا سکیں
آخری عمر میں
انہوں نے ہمارے لیے ایک خدا تراش دیا جس کی شکل ان ہی کے ایک بزرگ سے ملتی تھی
جو بڑھاپے میں آتشک کی بیماری سے مرا تھا
ہمیں کبھی کسی نے ہمارے پورے نام سے نہیں پکارا
اب ہم سوچتے ہیں
پیدا ہوتے ہی ہمیں دریا میں کیوں نہ بہا دیا گا ___ ؟
شاید ہماری مائیں ہمارے دشمنوں سے ملی ہوئی تھیں

[غلام زندگی کا جہنم]

فرد اور بالآخر انسانی سماج کو متاثر کرنے والے بااعتماد رویے جس شدّت اور گہرائی سے فرد اور سماج کو کھوکھلا کر رہے ہیں اِن رویوں کے خلاف ردِعمل ساحر کی نظموں میں وقت کے ساتھ زیادہ شفاف اور واضح ہوتا جا رہا ہے اور پھر اس صورتِ حال کی نمائندگی کے بعد آخر میں لاتعلقی کی رائج گھٹن کا بیان شاعر کے شعری قد و قامت کا اندازہ لگانے کے لیے کافی ہے۔ جیسے:

اگر ہم پہلی بار ایک سفر میں ملے ہوتے
تو میں تمہیں چوم لیتا
جب ٹرین کسی سرنگ میں سے گزر رہی ہوتی
ہم کوئی بات کرتے
___ یا ___
خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے

ہم انتظار کرتے مسافروں کے سو جانے کا
یہ بات جانے بغیر کہ ان میں سے کتنے ایسے ہیں جو سفر میں بالکل سونے کے عادی نہیں

....

مگر ہم ہسپتال کے مردہ خانے میں لائی گئی دو لاشیں ہیں
بم پھٹنے سے پہلے
ہم ایک دوسرے کو جانتے تک نہیں تھے

[دوسری ملاقات ممکن نہیں]

ساحر شفیق کے فکری اُسلوب کا خمیر در حقیقت اُس کے جدید خیالات سے اُٹھتا ہے جہاں اُسلوب خیالات کے تابع نظر آتا ہے اور یہاں اُسلوبیاتی ہنرمندی، شاعرانہ تدبیر کاری اور شاعری کی تصوراتی و جذباتی احساس میں خطِ امتیاز کھینچنا بڑا عجیب سا دکھائی دیتا ہے۔ اس شاعری کا اُسلوبیاتی مطالعہ اس کے جذباتی ارتفاع کا ضامن ہے۔ مصرعوں کی توڑ پھوڑ، اُن کا جمالیاتی رکھ رکھاؤ اور جذباتی بہاؤ نہایت خوبصورت ہے۔ اس نوع کی جذباتیت کو اسی نوع کا اُسلوب بڑھاوا دے سکتا ہے۔ ساحر اکثر کیفیت کو نبھاتے نبھاتے اُس کیفیت کے زخموں میں جا بسنے اور اُسے محسوس کروانے میں واضح امیجری اور تمثیلی فکر پر مبنی اپنے شعری طریقہ کار کو چھوڑنے پر آمادہ دکھائی نہیں دیتا۔

ان نظموں کے تجزیے یا تجزیاتی مطالعے پیش کر کے میں ہرگز اُس ذہنی آسودگی اور فکری لطافت کو ضائع نہیں کرنا چاہتا جس کا احساس مجھے اِن کی قرأت کے دوران ہوا۔ ساحر شفیق کے شاعرانہ ذہن کی پہچان اُس کے تجربے کو دُور تک پھیلانے کی صلاحیت سے معمور ہے مگر جس قدر قدرت وہ اپنے تجربے کو پھیلانے پر رکھتا ہے اُسی قدر control اُسے cover کرنے پر بھی رکھتا ہے۔ جیسے ہی وہ اپنے تجربے کو پھیلا لیتا ہے تو اپنے لیے ایک silence zone بھی تلاش کر لیتا ہے اور خود اُس خاموش علاقے کی انجان جگہوں میں بسیرا کر لیتا ہے جہاں کبھی اُس کا گزر بھی نہ ہوا ہو۔

ساحر شفیق کی یہ نظمیں خودکشی کا مکمل حق ادا کرتی ہیں اور اُس کے اسرار تک رسائی کے لیے شرطِ رسائی کا انکشاف نامہ ہے۔ یہ مجنونانہ رقص وحشت اور خوف کے بجائے لاتعلقی اور بیگانگی کا توانا رقص ہے۔ خودکشی کا اختتامیہ دراصل ایک آغاز ہے جو زندگی کے دائروں میں اسیر کرداروں کو اپنے اندر انجذاب کی آزادی دیتا ہے تاکہ وجود کی سرحدوں کے محافظ جذبات اپنی شہادت کا اعلان کر سکیں اور یہ سرخروئی اپنے اندر کے پس ماندہ علاقوں کی دریافت پر منتج ہے جس کی بازیافت اور مکرر دریافت کا دعوت نامہ ساحر شفیق تیار کر چکا ہے اور یہ دعوت نامہ جلد آپ کو موصول ہو جائے گا۔ طریقۂ کار، وقت، جگہ اور مقام کا تعین آپ کی جذباتی شدت اور عجلت پر ہے۔

مجھ میں خودکشی کی tendency بہت زیادہ ہے۔ آپ اس دعوت نامے کو پڑھنے کے لیے اپنے اندر موجزن خودکشی کی tendency کو چیک کریں کہ یہ tendency آپ کے اندر کس قدر ہے اور آپ یہ بھی فیصلہ کریں یہ خودکشی کا مطالبہ ہے یا خودکشی کی مذمت؟

تنویر صاغر
لیکچرر، انسٹیٹیوٹ آف ایڈوانسڈ میٹریلز
بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
۲۰/اپریل ۲۰۱۰ء

سمندر پہ کی گئی محبت

میں نے پہلی بار اُسے
ریت میں دھنسے ہوئے تباہ شدہ جہاز کے عرشے پر دیکھا تھا
جب وہ ہنستے ہوئے تصویر بنوا رہی تھی

اس کی آنکھیں بادلوں میں گھرے ہوئے سورج جیسی تھیں
یقیناً بچپن میں اُسے نیند میں چلنے کی عادت رہی ہوگی

سمندر ___ جو رشتے میں ہم دونوں کا کچھ نہیں لگتا تھا
پھر بھی ہمارے درمیان تھا

محبت ٹھنڈے پانی کی بوتل نہیں ہوتی
جسے میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اُسے پیش کر سکتا

اگر میں نے سمندر کے بارے میں کوئی کتاب پڑھی ہوئی ہوتی

___ یا ___

میں اس تباہ شدہ جہاز کا کپتان رہا ہوتا تو
اُس سے کچھ دیر گفتگو کر سکتا تھا

اگر میرے پاس کچھ پھول ہوتے تو میں اُسے دکھا کر سمندر میں بہا دیتا
پیغام دینے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے
ریل کے سفر میں بننے والا تعلق

___ اور ___

سمندر پہ کی گئی محبت ہمیشہ دُکھ دیتی ہے

آج برسوں بعد ___
خودکشی کے لیے کسی مناسب مقام کی تلاش میں پھرتا ہوا
میں سوچ رہا ہوں
اگر اُس شام کوئی لہر مجھے بہا کر لے جاتی
تو ___ میں اُسے کچھ گھنٹے یاد رہ سکتا تھا

میں تمہارے لیے ایک مشکل فیصلہ تھا

میں جیسا ہوں مجھے ویسا قبول کرو

میں نے اپنے ہاتھ خود نہیں بنائے
___ اور ___
نہ ہی آنکھیں کسی نیلامی میں خریدی ہیں

کیا اُس انسان کو محبت کرنے کا کوئی حق نہیں
جو ریاضی میں بمشکل پاس ہوتا رہا ہو؟

میں لکھنا ضرور جانتا ہوں
مگر اپنی تقدیر میں نے نہیں لکھی

تم مجھے حاصل کر سکتی ہو
اس کم سے کم قیمت پر

جو کسی آدمی کی لگائی جا سکتی ہے

زندگی گرمیوں کی دوپہر ہے
خواب دیکھتے ہوئے انسان خدا کے بائیں طرف سو رہا ہوتا ہے

میں نے خود کو ایک کتاب کی طرح پیش کر دیا
یہ سوچے بغیر کہ
کوئی لڑکی کسی مرد کے بارے میں کیا نہیں پڑھنا چاہتی

تم میرے اندر بوڑھی ہو رہی ہو
اس خواب کی طرح ___ جسے کچھ دنوں بعد زہر کا انجکشن لگایا جانا ہے

ہر آغاز انجام کی طرف
___ اور ___
ہم انجام سے آغاز کی طرف بڑھ رہے ہیں

میں جانتا ہوں
میری عمر کے ایک ارب مردوں میں سے
میرا انتخاب کرنا
تمہارے لیے ایک مشکل فیصلہ تھا

❁❁❁

پیشہ ور

جدائی کا کیلنڈر چھپ چکا ہے
جسے ہم دونوں نے مل کے ڈیزائن کیا تھا

ہم اُس دن پہلی بار ملے تھے
جب پاگل خانے کی چھت پہ پتھر مار کر وقت کو شہید کر دیا گیا تھا
ہم اُس وقت بھی معصوم نہیں تھے
کیونکہ ہم چومنے کے معنی جانتے تھے

ہم نے اپنی پچھلی محبتوں کو جانور ذبح کرنے والی چھری سے کاٹ کر الگ کر دیا تھا
محبت کوئی پیشہ نہیں
یہاں پچھلا تجربہ کسی کام نہیں آ سکتا تھا
ہمیں ایک دوسرے کو رسمی انداز میں الوداع نہیں کہنا چاہیے
اگر تم چاہو تو مجھے کہیں سے بھی چوم سکتی ہو
ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ہمیں دریا میں چھلانگ لگا دینی چاہیے

کیونکہ بیزاری کے اندھے کبوتر نے توقعات کی تتلیوں کو چگ لیا ہے

____اور____

دیوار پہ لکھی ہوئی نیند کی آنکھوں میں
بیگانگی کی چمگادڑ بچہ جن رہی ہے
ہم فاصلے کی طرح بڑھ رہے ہیں

اگر آنے والے وقتوں میں بھی تاریخ لکھنے کا چلن رہا
تو ہمارے بارے میں لکھا جائے گا
کہ ہم نے ایک دوسرے کو گھٹے کی طرح سونگھ کر چھوڑ دیا تھا

❀❀❀

ہم زندہ رہتے ہیں

ہم زندہ رہتے ہیں
___ اور ___
مرجاتے ہیں

ہم نے کبھی سمندری سفر نہیں کیا ہوتا
باغیوں کے کسی گروہ کے ممبر نہیں بنتے
کسی مداری کو زندہ سانپ کھاتے ہوئے نہیں دیکھا ہوتا
ہم اس کے باوجود مرجاتے ہیں

ہمارے پاس ایک دن ہوتا ہے
جسے ہم سو کر گزار دیتے ہیں
اور ایک زندگی
جو کسی لڑکی کے نام کر دی جاتی ہے

جب سورج مر جاتا ہے
ہم چھت پر ٹہلتے ہوئے
پڑوس میں رہنے والی عورتوں کو سونگھتے ہیں
جب فسادات میں مرنے والوں کے اعضاء اکٹھے کیے جا رہے ہوتے ہیں
ہم کسی اخباری تصویر پر پنسل سے
مونچھیں بنا رہے ہوتے ہیں

ہم موٹے ہو جاتے ہیں
___اور___
اِس کے باوجود زندہ رہتے ہیں

عین اُس وقت/ جب ہم خواب میں
کسی نوعمر لڑکی کے بریزیئر کا ہک کھول رہے ہوتے ہیں
ایک بوڑھی چڑیل ہمارے مُنہ میں پیشاب کر دیتی ہے

جب کوے اپنا قومی ترانہ پڑھ رہے ہوتے ہیں
سمندر ہمیں خودکشی کے دعوت نامے بھیجتا ہے
___اور___ ہم
آگ کا حمل ٹیسٹ کروانے کے لیے جہنم کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہوتے ہیں
ہمارے ہاتھ بوڑھے ہو جاتے ہیں
ہمارے پاؤں چُرا لیے جاتے ہیں
دروازہ دیوار میں تبدیل ہو جاتا ہے

___اور___

ہم
آگ کے حمل کی طرح گر جاتے ہیں

دودھ والے وقت کے بہت پابند ہوتے ہیں

اگر مجھے بیس منٹ میں کچھ لکھنے کو کہا جائے تو میں کاغذ پرے تک پہاڑوں کے سوا کچھ بھی نہیں لکھ سکوں گا

___یا شاید___

متعدد بار اپنا نام اور پتہ اس رسم الخط میں / جو میں نے خود ہی ایجاد کیا تھا
میں ان بیس منٹوں میں اپنے دن بھر کے معمولات کے بارے میں کچھ باتیں لکھ سکتا ہوں
میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ میں صرف چھٹی والے دن اپنے جوتے پالش کرتا ہوں
یا یہ کہ میں صبح اس وقت اٹھتا ہوں جب دودھ والا پڑوسی کے فلیٹ پر دستک دیتا ہے
میں بیس منٹ میں آپ کو اس بوڑھے مصور کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکوں گا جو تیسری منزل پر عین میرے کمرے کے اوپر رہتا ہے

اگرچہ بیس منٹ کوئی اتنا کم وقت بھی نہیں ہوتا ___ خاص طور پر جب آپ بغیر برساتی کے سٹاپ پہ اپنے مطلوبہ نمبر کے روٹ کے انتظار میں کھڑے ہوں ___

___یا جب___

دفتر جانے کے لیے آپ کی آنکھ دیر سے کھلے اور پتہ چلے کہ رات آپ صبح کا لباس پریس کرنا بھول گئے تھے

بیس منٹ میں آدمی دفتر سے چھٹی کی درخواست لکھ سکتا ہے مگر اپنی محبوبہ کے نام خط لکھنے کے لیے یہ وقت بہت کم ہے
بیس منٹ کافی ہوتے ہیں/ چائے پینے، ٹائی باندھنے اور ایک زوردار قہقہہ لگانے کے لیے ___
مگر کسی بات پر رونے کے لیے ۲۰ منٹ کم پڑ سکتے ہیں
بیس منٹ سوچنے کے لیے کافی ہوتے ہیں
آپ سوچ سکتے ہیں/ کوئی کتاب پڑھنے
کسی دوست کو ٹیلی فون کرنے ___ ناخن تراشنے یا کسی اُدھوری نظم کو پورا کرنے کے بارے میں
آپ بیس منٹ میں کسی دوست کو منانے کے بارے میں سوچ سکتے ہیں
مگر روٹھے ہوئے کو منانے کے لیے ۲۰ منٹ بہت کم ہوتے ہیں

اگر کچھ برس پہلے اس دن میں ریلوے سٹیشن ۲۰ منٹ لیٹ پہنچا ہوتا تو میری اس سے ملاقات ہی نہ ہوئی ہوتی ___
کاش اس صبح دودھ والے نے پڑوسی کے فلیٹ پر ۲۰ منٹ لیٹ دستک دی ہوتی

❀❀❀

نیند کی موت پہ خواب کا ماتم

شاید میں اپنے حصے کی ساری نیند بچپن میں سو چکا ہوں ـــــ
پچھلے نومنٹ سے میں نے پلک نہیں جھپکی ـــــ

میں اپنی تلاش میں ماضی کی طرف سفر پہ نکلنا چاہتا ہوں ـــــ
شام، اُداس عورت کی طرح، مجھ سے ہمدردی کے کچھ جملے سننا چاہتی ہے ـــــ
مگر میں گھر سے نکلتے ہوئے اپنی زبان اُٹھانا بھول گیا تھا ـــــ
اگر بارش کچھ دیر اور یونہی برستی رہی تو مجھے اپنے جوتوں سے معذرت کرنی پڑے گی ـــــ

میں اپنا بچھڑا ہوا بھائی ہوں ـــــ
دنوں اور مہینوں کے نام میں نے جوانی سے کچھ ہی عرصہ پہلے یاد کیے تھے
میری کوئی محبوبہ نہیں ہے اس لیے میں آزادی سے سگریٹ پی سکتا ہوں
کیا مجھے یہ اعتراف کر لینا چاہیے کہ میں اپنے اندر فالتو سامان کی طرح بکھرا پڑا ہوں

سایہ، وفادار ملازم کی طرح میرے پاس بیٹھا اونگھ رہا ہے

یں ایک بڑا سا پہاڑ ہوں___
یک مسافر میرا راز چُرا کر لے گیا ہے___
گر آج شام تک وہ واپس نہ آیا تو میں اس کی تلاش میں جاؤں گا___
مجھے سمندر میں اُتر کر دیکھنا چاہیے کہ مچھلیاں مجھے کس نام سے پکارتی ہیں___
یں نے لوگوں سے اپنے دن واپس لے کر تھیلے میں بھر لیے ہیں
ب مجھے خود سے حساب کتاب نمٹانا ہے

یں اپنی کروٹیں بدلنے کی عادت سے بہت نالاں ہوں/ لگتا ہے ایک رخ لیٹے رہنے کے لیے/
مجھے اپنے جسم میں بڑی بڑی کیلیں ٹھونکنا پڑیں گی

رات بری ہمسائی ہے/ جس نے میری نیند چرا کر/ اپنے شوہر کے بریف کیس میں چھپا دی ہے
یں سونا چاہتا ہوں___
کیا مجھے تھوڑی سی نیند خریدنے کے لیے بازار کا ایک چکر لگانا چاہیے؟
اندھیرا اپنے باپ کا پرانا کوٹ پہن کر ساری رات سڑکوں پر آوارہ گردی کرتا ہے
یں رات کے پرندے کی طرح تھک کر اپنے سر پہ آ بیٹھا ہوں___
اگر نیند نے اب آنے میں ذرا سی بھی دیر کی تو میں خود کو کھانے لگوں گا___

❁❁❁

آخری خودکشی سے ذرا پہلے ایک دوست سے مشورہ

اگر میں خودکشی کرلوں تو میری سرخ ٹائی کس کے استعمال میں آئے گی___
___میرے کمرے میں پچھلی رات کو اُٹھ کر کون ٹہلا کرے گا؟
___میری عینک کے شیشے کون صاف کرے گا؟
___میری دیر تک جاگتے رہنے کی عادت کا کیا بنے گا؟
اگر میں خودکشی کرلوں تو خودکشی کرنے کے منصوبے کون بنایا کرے گا؟

اگر میں خودکشی کرلوں تو لوگوں کو کون بتائے گا کہ سنہری ڈائل والی گھڑی کا تحفہ مجھے کس نے دیا تھا؟
___میری جیب سے برآمد ہونے والے خوابوں کی لوگ کیا تعبیر کریں گے؟
___میری بقیہ سانسیں کسی کے استعمال میں آئیں گی یا لاش اٹھانے والوں کے جوتوں تلے آ کے کچلی جائیں گی؟

میں خودکشی کرسکتا ہوں___ مگر مجھے بتایا جائے کہ لوگ اس کی وجہ جاننے کی خواہش تو نہیں کریں گے؟
مجھے بتاؤ جس دن میں خودکشی کروں گا اس رات تم اپنے شوہر کے دائیں جانب سونا پسند کرو گی یا
بائیں جانب؟

مجھے بتاؤ اگر میں خودکشی کرلوں تو شیلف میں رکھی ہوئی کتابوں کا فوری ردِعمل کیا ہوگا اور کمرے کے ذہن میں پہلی بات کیا آئے گی؟

مجھے مشورہ دو___ کہ خودکشی کرتے وقت مجھے کھڑکیاں دروازے بند رکھنے چاہئیں یا نہیں؟
لائٹ جلتی رہنے میں کوئی قباحت تو نہیں؟
ٹیپ ریکارڈر کی آواز کتنی رکھی جائے؟
پرانی تصویروں اور خطوں کے بارے میں کیا فیصلہ کروں؟
خودکشی سے کتنی دیر پہلے مجھے آخری سگریٹ پی لینی چاہیے؟
اس وقت جرابیں پہننے یا نہ پہننے کے بارے میں بھی بتاؤ___
وقت اور طریقۂ کار کے بارے میں تمہارا مشورہ کیا ہے؟

مجھے بتاؤ کیا خودکشی کے بعد بھی زندہ رہنا ممکن ہے؟
کیا زندہ رہنے کے درمیانی وقفوں میں خودکشی کرتے رہا جا سکتا ہے؟
بتاؤ ایک بار خودکشی سے میں کتنا مر جاؤں گا؟

اگر میں خودکشی کرلوں تو میرے اندر بلند ہوتی ہوئی بیگانگی کی دیوار گر سکے گی؟
اور اگر اپنے ہی ملبے میں دبا میں سسکتا رہا تو مجھے کیا لائحۂ عمل اختیار کرنا چاہیے؟
کیا تم مجھے خودکشی کا کوئی ایسا طریقہ بتا سکتی ہو جس سے میں پورا مر سکوں!!!

❁❁❁

غلام زندگی کا جہنم

وہ ہمیں احساس دلاتے ہیں کہ تم نہیں ہو/تم کہیں نہیں ہو ـــــ تم ہو ہی نہیں

پیدا ہوتے ہی ہمیں مٹی کے مرتبانوں میں بند کردیا گیا ـــــ تا کہ ہمارا قد نہ بڑھ سکے
اور وہ ہمیں بالشتیے کہہ سکیں

بچپن میں
انہوں نے ہمارے خوابوں کی غلط تعبیریں بتائیں
ہم سے دوسروں کے نام کے روزے رکھوائے گئے
ہمیں ایسی دعائیں یاد کروائی گئیں جو خود ان کی سلامتی کے بارے میں تھیں
جوانی میں انہوں نے اپنے بدقماش اجداد کی لوٹی ہوئی دولت کی مدد سے
ہماری محبوباؤں سے شادیاں کرلیں ـــــ تا کہ ہم ان کے سامنے نظر نہ اُٹھا سکیں

آخری عمر میں
انہوں نے ہمارے لیے ایک خدا تراش دیا جس کی شکل ان ہی کے ایک بزرگ سے ملتی تھی

جو بڑھاپے میں آتشک کی بیماری سے مرا تھا

ہمیں کبھی کسی نے ہمارے پورے نام سے نہیں پکارا
اب ہم سوچتے ہیں
پیدا ہوتے ہی ہمیں دریا میں کیوں نہ بہادیا گا ___ ؟
شاید ہماری مائیں ہمارے دشمنوں سے ملی ہوئی تھیں

❁❁❁

پورنوگرافر*

مجھے نظم لکھنی ہے، مگر نظم سر درد کا بہانہ کر کے بستر پر اوندھی لیٹی سونے کی اداکاری کر رہی ہے
مجھے نظم لکھنی ہے، مگر نظم ہمسائی کے دور کے رشتے دار کی موت پر تعزیت کرنے گئی ہوئی ہے
مجھے نظم لکھنی ہے، مگر نظم پرانے رسالوں میں سے تصویریں کاٹ کاٹ کر اپنی البم میں سجا رہی ہے
مجھے نظم لکھنی ہے، مگر آج پھر اُسے دفتر سے لوٹنے میں دیر ہو گئی ہے
مجھے نظم لکھنی ہے، مگر نظم نے آج شام کی چائے کے ساتھ مجھے نشہ آور گولیاں کھلا دیں ہیں
مجھے نظم لکھنی ہے، مگر نظم آرام کرسی پر بیٹھی "نرکھ میں نرتکی" پڑھ رہی ہے

نیرؔ مصطفیٰ نے نظم کو مجھ سے چھین کر میری زندگی کو نرکھ بنا دیا ہے، یقیناً کچھ ہی عرصے میں مجھے اعتراف کرنا ہی پڑے گا کہ نیرؔ نے نظم کو مجھ سے چھین لیا ہے، لوگ میرا مذاق اڑائیں گے

میں نظم کو بتاتا ہوں، کہ نیرؔ اچھا آدمی نہیں ہے / اگر یہ بات تو وہ پہلے سے جانتی ہے
میں اسے بتاتا ہوں کہ وہ تمہیں کوئی خوشی نہیں دے سکے گا / وہ ہنسنے لگتی ہے / میں اسے بتاتا ہوں کہ وہ بہت اونچا بولتا ہے اور رات کو دیر تک آوارہ گردی کرتا ہے
وہ منہ دوسری طرف پھیر لیتی ہے / میں اسے بتاتا ہوں کہ وہ ایک لادین آدمی ہے / وہ ایک بار پھر

کتاب پڑھنے لگتی ہے/ میں اسے بتاتا ہوں کہ وہ حلیے سے گھر سے بھاگا ہوا بچہ نظر آتا ہے
وہ کتاب موڑ کر اس کی تصویر دیکھنے لگتی ہے/ میں اسے بتاتا ہوں کہ وہ کسی کا بھی نہیں حتیٰ کہ اپنا بھی نہیں
وہ اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے/ میں اسے بتاتا ہوں کہ وہ ایک بدروح ہے، اس نے تو کچھ عرصہ پہلے خودکشی کر لی تھی/ وہ خاموشی سے سنتی رہتی ہے/ میں اسے بتاتا ہوں/ وہ شیشہ چبانے اور کافور کی گولیاں نگلنے کا عادی ہے۔۔۔ میں اسے بتاتا ہوں/ وہ اماوس کی راتوں میں پرانے قبرستان کے کھنڈرات میں تیزاب پی کر/ چڑیلوں سے ہم بستری کرتا ہے۔۔۔ میں اسے بتاتا ہوں/ وہ اتنا زہریلا ہے کہ مچھر اُسے کاٹ لیں تو سُوج کر مینڈک بن جاتے ہیں۔ میں اسے بتاتا ہوں/ وہ ایک باکسر ہے جو خود کو گھونسے مارتا رہتا ہے/ میں اسے بتاتا ہوں/ اس کی عمر ہزاروں سال ہے اور تمام مذہبی کتابیں اس کی صحبت سے بچنے کا درس دیتی ہیں۔۔۔ وہ بے چینی سے پہلو بدلتی ہے اور ایک بار پھر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لیتی ہے/ میں اسے بتاتا ہوں/ وہ ایسا لڑکا ہے جسے کبھی کسی لڑکی نے بھائی بنانے کی خواہش نہیں کی/ میں اسے بتاتا ہوں/ وہ بچوں سے ٹافیاں چھین کر کھاتا ہے/ میں اسے بتاتا ہوں/ وہ لوہے کے دستانے پہن کر پچھلے کئی برسوں سے مشت زنی کر رہا ہے۔۔۔
نظم نے غصے سے میری طرف دیکھا اور پاؤں پٹختی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی____

میں نے بہت دن تک اس کا انتظار کیا مگر وہ نہ آئی
البتہ نیرؔ کو میں نے ۵ بار خواب میں دیکھا/ وہ ہر بار ہاتھ میں چاقو پکڑے ایک لڑکی کے پیچھے بھاگ رہا ہوتا تھا____
نظم میرے بہکاوے میں نہیں آئی/ جس کا مجھے بہت افسوس رہا
میں اسے روکنا چاہتا تھا/ کیونکہ مجھے یقین تھا/ اگر ایک بار وہ نیرؔ کے پاس چلی گئی تو پھر کبھی واپس نہیں آئے گی

وہ بہت اچھا ہے/ اگر یہ بھی سچ ہے/ وہ پچھلی رات میں اُٹھ کر گھوڑے کی آوازیں نکالتا ہے اور دن بھر بطخوں کے لیے کشتیاں بنانے کے منصوبے پر غور کرتا رہتا ہے/ اس کی جیبیں طوطوں کے اُدھ کھائے ہوئے بیروں سے بھری رہتی ہیں۔۔۔ اس کے ساتھ راتیں گزارنے والی طوائفیں بتاتی ہیں/ وہ تمام وقت ان کے پیٹ پر کچھوے پینٹ کرنے میں مصروف رہتا ہے/ وہ راہ چلتے لوگوں کو روک کر ان سے خودکشی کے طریقے پوچھتا ہے/ وہ ہر ۴ سیکنڈ کے بعد عورت کے بارے میں اور ہر ۱۷ ماہ بعد اپنے بارے میں سوچتا ہے

میں نظم کو بھول جانا چاہتا تھا/ مگر کوئی فون پہ ناپسندیدہ آوازیں نکال کر مجھے چڑاتا۔
شاید میں اُسے آسانی سے بھول جاتا/ مگر فتح کے خمار میں بدمست اس ہاتھی کے قہقہوں نے مجھے سب کچھ یاد رکھنے پر مجبور کیے رکھا
نظم کو گئے ہوئے بہت سی کالی راتیں گزر چکی تھیں___ مجھے لگتا تھا اب وہ نہیں آئے گی
مگر ایک دن وہ لوٹ آئی
زخمی پاؤں، بکھرے ہوئے بالوں اور بھیگی ہوئی آنکھوں کے ساتھ
وہ مجھے دیکھ کر سسکنے لگی/ کافی دیر سسکنے کے بعد/ اس نے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے/ بہ مشکل اتنا کہا/
'تم ٹھیک کہتے تھے'
اور اپنے پیٹ پر سے کپڑا اُٹھا دیا

★ نیر مصطفیٰ کے لیے۔

❁❁❁

آدمی موت کی طرف بڑھ رہا ہے

آدمی کسی بھی طرح مر سکتا ہے/ آدمی کسی بھی وقت مر سکتا ہے،
موت کو بہانہ چاہیے ہوتا ہے ___ بہانہ بن جایا کرتا ہے

آدمی روڈ ایکسیڈنٹ میں مر سکتا ہے/ انڈا اُبالتے ہوئے پریشر ککر پھٹنے سے بھی مر سکتا ہے
سیڑھیوں سے گر کر مر سکتا ہے۔۔۔ دریا میں ڈوب کر اور پہاڑ سے گر کر مر سکتا ہے
آدمی استری کرتے ہوئے کرنٹ لگنے سے مر سکتا ہے۔۔۔ غلط دوائی کھانے سے مر سکتا ہے،
کمرے میں گیس بھر جانے سے مر سکتا ہے۔۔۔ باتھ روم میں پھسل کر مر سکتا ہے، آسمانی بجلی
گرنے اور سردی لگ جانے سے مر سکتا ہے/ آدمی خوراک کی کمی یا زیادتی سے مر سکتا ہے

موت کو بہانہ چاہیے ہوتا ہے ___ بہانہ بن جایا کرتا ہے
بہانہ بنایا جا سکتا ہے ___
آدمی بہانہ بنا سکتا ہے ___ آدمی خود کو بہکا کے دریا میں نہانے کے لیے تیار کر سکتا ہے
نشہ آور چائے پلا سکتا ہے/ سولھویں منزل سے دھکا دے سکتا ہے/ بارش میں باہر کھڑا رکھ سکتا ہے اور
اپنا گلا دبا سکتا ہے۔ آدمی خود کو کاٹ سکتا ہے/ سانپ کی طرح ڈس سکتا ہے

موت کو بہانہ چاہیے ہوتا ہے

بہانہ بنانا اتنا آسان نہیں ہوتا___بہانہ بنانا بہت مشکل ہوتا ہے

آدمی اپنی نیت بھانپ کر عین موقعے پر بھاگ سکتا ہے/ آدمی گلے کی خرابی کا بہانہ کر کے چائے پینے سے انکار کر سکتا ہے۔۔۔خود کو دھکا دے کر اپنا گلا چھڑوا سکتا ہے___ آدمی خود کو بہلا پھسلا کر زندہ رہنے پہ آمادہ رکھ سکتا ہے/ آدمی زندہ رہنے کا عادی ہو سکتا ہے۔۔۔آدمی کہانیاں اور نظمیں لکھ کر وقت گزار سکتا ہے

آدمی مر سکتا ہے اور نہیں بھی مر سکتا۔۔۔آدمی جی سکتا ہے اور نہیں بھی جی سکتا

موت کے بہت سے رنگ ہیں

صبح کی موت/ دوپہر کی موت/ شام کی موت۔۔۔قربت کی موت/ دوری کی موت/ تعلق اور لاتعلقی کی موت/ لال/ پیلی/ کالی/ نیلی اور سبز موت

آدمی دن میں کم از کم تین بار مر سکتا ہے۔۔۔آدمی مرتا چلا جا سکتا ہے

آدمی جینے کی خواہش میں مر سکتا ہے___ آدمی موت کا عادی ہو سکتا ہے___ آدمی موت کو ببل گم کی طرح چبا سکتا ہے اور پانی میں گھول کر پی سکتا ہے/ آدمی موت کو کپڑوں کی طرح پہن سکتا ہے___ آدمی موت کو کام سمجھ کے کر سکتا ہے/ آدمی موت کے لیے صبح اُٹھ کر تیار ہو سکتا ہے/ آدمی اخبار میں اپنی خبر پڑھنے کے لیے مر سکتا ہے

آدمی کو موت سے ڈر لگتا ہے___ آدمی کو موت سے ڈر نہیں لگتا

آدمی کو خود سے ڈر لگتا ہے___ آدمی کو خود سے ڈر نہیں لگتا

موت ڈر کو ختم کر سکتی ہے___ ڈر موت کو ختم کر سکتا ہے

ڈر موت کو اور موت ڈر کو ختم کر سکتی ہے

ڈر اور موت آدمی کو ختم کر سکتے ہیں
آدمی ڈر اور موت کو ختم کر سکتا ہے
آدمی آدمی کو ختم کر سکتا ہے۔ آدمی نے آدمی کو ختم کر دیا ہے
موت تھر تھر کانپ رہی ہے۔۔۔
آدمی موت کی طرف بڑھ رہا ہے

❁❁❁

خودکشی کا دعوت نامہ

نظم وہی آدمی لکھ سکتا ہے جس نے اپنی ڈائریاں سنبھال کے رکھی ہوں
___ جس کے پاس ایک ہی لڑکی کے چھ سو سے زیادہ خط ہوں
___ جس میں پانی کے پائپ کے ذریعے چھت تک پہنچنے کی ہمت ہو
___ جو خونخوار کتے کو اپنا دوست بنا سکتا ہو
___ جو چوکیدار سے تعلق بنانے کے لیے دن بھر پشتو بولنے کی مشق کر سکتا ہو
نظم لکھنے سے پہلے آدمی کو کسی مشہور چور کی صحبت میں کچھ عرصہ گزارنا چاہیے

نظم لکھنے کے لیے اخبار پڑھنے کی عادت کوئی مدد نہیں کر سکتی
اخبار پڑھنا اور بازار کے دو چکر لگانا ایک ہی بات نہیں
بازار ماں ہے جس کی کوکھ سے خبریں جنم لیتی ہیں

نظم لکھنا دراصل چھت سے نہاتی ہوئی ہمسائی کو دیکھنا ہے
___ نظم گھسا ہوا بریزئیر ہے
___ نظم شوہر کے سونے کا انتظار ہے

ـــــ نظم دوسری شادی کی خواہش ہے
ـــــ اور ـــــ نظم خود کشی کا دعوت نامہ ہے

نظم لکھنے سے پہلے آدمی کو اپنے بہت ہی قریبی دوست سے جھوٹ بولنا چاہیے
کسی بدصورت لڑکی کی آواز کی تعریف کرنی چاہیے
غزل کے شاعر کے ساتھ ایک طویل نشست کر کے اپنی شام غارت کرنی چاہیے
پرندوں کی طرح اڑ سکنے کے منصوبے پر از سرِ نو غور کرنا چاہیے
ـــــ اور ـــــ آئنے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے چہرے پہ کراس (X) کا نشان بنانا چاہیے

نظم لکھتے ہوئے آدمی کو بھول جانا چاہیے کہ وہ نظم لکھ رہا ہے
کاغذ پر سب سے اوپر اپنی کسی محبوبہ کے شوہر کا نام لکھنا چاہیے
نظم لکھتے ہوئے لکھنا چاہیے
کہ نظم لکھنا اور کسی لڑکی کو اس کی توقع کے خلاف چوم لینا، ایک ہی بات ہے
لکھنا چاہیے کہ نظم ایک طلاق یافتہ عورت ہے جو خود کو بیوہ بتاتی ہے
لکھنا چاہیے کہ نظم ایک شہر ہے جس میں کپڑے پہننا جرم ہے
نظم لکھتے ہوئے اعتراف کرنا چاہیے کہ میں نظم کے نام پر خود کو لکھ رہا ہوں
نظم لکھتے ہوئے کسی لڑکی کو لباس تبدیل کرتے ہوئے دیکھنے کا تصور کر لینا چاہیے
اور نظم کو خواب کی طرح نیچے سے اوپر کی طرف لکھنا چاہیے

نظم لکھنے کے لیے کاغذ کا ہونا ضروری نہیں
بستر، کنڈوم، رومال، ٹشو پیپر، ٹائی یا چائے کے کپ پر نظم لکھی جا سکتی ہے
غسل خانے کے دروازے، درخت کے تنے یا کسی لڑکی کی کمر پر نظم لکھی جا سکتی ہے

کبوتر کے پروں، تاش کے پتوں، عینک کے شیشوں یا کچھوے کے خول پر نظم لکھی جا سکتی ہے
نظم لکھنے کے لیے کاغذ کا ہونا ضروری نہیں
اپنے منہ اور جسم پر بھی نظم لکھی جا سکتی ہے

نظم لکھنے کے لیے پنسل کا ہونا بھی ضروری نہیں ___
ہاتھ کی انگلی، پاؤں کے انگوٹھے اور زخمی ایڑی سے نظم لکھی جا سکتی ہے
ٹھنڈے فرش پر کہنیوں کے بل رینگ کر نظم لکھی جا سکتی ہے
اور ___ ناک سے بھی نظم لکھی جا سکتی ہے
سگریٹ کے دھوئیں اور اشارے سے نظم لکھی جا سکتی ہے
نظم لکھنے کے لیے پنسل کا ہونا ضروری نہیں
نظم لکھنے کے تصور سے بھی نظم لکھی جا سکتی ہے

نظم لکھنے کے بعد
اسے پاس سے گزرتی ہوئی لڑکی کی طرح
بیگانگی کے پورے احساس کے ساتھ پڑھنا چاہیے
ایک بار پڑھنے کے بعد
چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں پھاڑ کر
اسے جوڑنے کی کوشش میں وقت گزارنا چاہیے

یا
نظم کو خودکشی کے دعوت نامے کے طور پر
اپنے قریبی دوستوں کے ایڈریس پر پوسٹ کر دینا چاہیے

❀❀❀

جنگلے سے باہر اُگی ہوئی تنہائی

میں خواب دیکھنا ترک کر چکا ہوں،
بارشوں کے موسم میں بھی، میں اپنے سوا کسی کو یاد نہیں کرتا
سردی کی شام میں، چائے کی میز پر، ایک دیرینہ دوست کی طرح میں اپنا انتظار کرتا ہوں
رات دیر تک آتشدان کے پاس بیٹھ کے یا بستر پر لیٹ کر/ خود پہ اتری ہوئی کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں، جس میں میری ذات سے وابستہ دکھ/ ایک ایسے رسم الخط میں لکھے ہوئے ہیں/ جسے میرے علاوہ کوئی نہیں پڑھ سکتا

اپنی انگلی پکڑ کر شام کی واک پہ میں دور نکل جاتا ہوں
درخت مجھے جھک کر سلام کرتے ہیں اور میں پھولوں کو ان کے نام لے کر پکارتا ہوں
چھٹی والے دن/ قصبے کے تمام پرندے/ میرے گھر دعوت پہ آتے ہیں

اپنے نام لکھے ہوئے خطوں میں/ ہر تیسرا جملہ/ اپنا خیال رکھنے کی تاکید پر مبنی ہوتا ہے/ میں اب ایک دلہن کی طرح اپنی ناز برداری کرتا ہوں
خود کو دیا ہوا پہلا بوسہ، جامنی رنگ کی ایک یاد، اپنی تصویر والے ڈاک ٹکٹ

اور ایک بوڑھا خواب/کپڑوں کی الماری کے ساتھ بک شیلف کے سب سے اوپر والے خانے: میں
رکھے ہیں
میں ایک مصروف آدمی ہوں ___ مجھے صبح جلدی اٹھنا پڑتا ہے ___
اپنے دانت صاف کر کے خود کو نہلاتا ہوں، ناشتہ بناتا ہوں اور خود کو اخبار پڑھ کر سناتا ہوں ___
دو پہر سے ذرا پہلے، خود سے فون پہ گپ شپ کرتا ہوں، بعض اوقات طبیعت مضمحل ہو تو اپنا سر دبا تا
ہوں ___ میں ایک بچے جتنا لاپرواہ ہوں ___ مجھے اپنے جوتے، کپڑے اور استعمال کی چیزیں
سمیٹ کر ٹھیک جگہ پہ رکھنی پڑتی ہیں
کسی دن/دوسرے لوگوں کی طرح/میں بھی خود کو چھوڑ کر چلا گیا تو میرا کیا بنے گا؟

❀❀❀

کھردرا صوفی (نجم الاصغر شاہیا کے لیے ایک بوسہ)

وہ موجود ہے ___
وہ ایک پہاڑ کی طرح موجود ہے
وہ کونے میں پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھا خاموشی سے سگریٹ پی رہا ہے
وہ اپنی پی ہوئی سگریٹوں کے دھوئیں کے پیچھے موجود ہے
اپنی باری آنے پہ وہ اپنا مرثیہ پڑھے گا اور قہقہے لگاتا ہوا باہر نکل جائے گا

وہ بدھ کا آدھا ٹوٹا ہوا مجسمہ ہے
جس میں پرندوں کا ایک خاندان آباد ہے
وہ ایک بگلے کی طرح لفظ چگتا ہے
___لفظ___
جو رشتے میں اس کے بھائی لگتے ہیں
وہ پھولوں کی جھیل کی تہہ میں بیٹھا ننھی تتلیوں کے پروں پہ نقش ونگار بنا رہا ہے
وہ شام تک برستے رہنے والا دن ہے
وہ ایک بڑا سا شہتوت کا پیڑ ہے جس پر نظموں نے گھونسلے بنا رکھے ہیں

وہ اپنے اندر دور تک پھیلا ہوا صحرا ہے___ جس میں اس کا غصہ اُگا ہوا ہے
وہ بتاتا ہے کہ شام کے آٹھ رنگ ہیں اور رات اپنی ماں پر گئی ہے
وہ ایک کھردرا صوفی ہے جو لوگوں کو ڈنڈے مار کر دعائیں دیتا ہے
وہ اب چاند پہ رہنے والی بڑھیا کے جنازے میں شرکت کے لیے گیا ہوا ہے

اس نے خود کو دریا کی طرح پی لیا ہے
اب وہ خود سے بھرا ہوا بادل ہے جو برسنے کے لیے دوزخ کی تلاش میں ہے
ہمیں اُس کا نام لے کر بارش کی دعا مانگنی چاہیے

❁❁❁

خود کشی کے ہفتے کا پہلا دن

میں خود کشی کے ہفتے کا پہلا دن ہوں___
زندہ رہنے کی خواہش پرانے جوتے کی طرح تڑخ چکی ہے
میں اب خود سے بُرے ہمسائے جیسا سلوک کرتا ہوں

میں نے تنہائی کو پانی کی طرح پی لیا ہے
میں اب دن میں کم از کم دو بار خود کو کسی دوسرے آدمی کے نام سے پکارتا ہوں

زندگی میرے لیے ایک غیر سنجیدہ معاشقے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی
لوگ مجھے جس چہرے سے پہچانتے ہیں اسے کل رات میں نے پھاڑ دیا
میرا غصہ ناخنوں کی طرح بڑھ رہا ہے
ممکن ہے میں کسی دن خود کو چبا کر تھوک دوں

میں اپنے قد سے بڑا درخت ہوں
میں نے خود کو آئینے میں سی دیا ہے
ممکن ہے کسی دوپہر میرا خود کو دیکھنے کو جی چاہے

میرا اپنی تفسیر لکھنے کا کوئی ارادہ نہیں
خود مجھے اپنی بات دوسروں سے بھی کم سمجھ آتی ہے

لوگ سڑکوں پر بہہ رہے ہیں
مجھے اپنے پائنچے ذرا اوپر اٹھا کر چلنے کی عادت ہے

میں نے کبھی کسی کو درازیٔ عمر کی دعا نہیں دی
حالانکہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں

تنہائی سے مجھے بڑی بیٹی جتنی محبت ہے

اگلے مہینے کی ۴ تاریخ کو مجھے بنے پورے آٹھ سال ہو جائیں گے
فروری میں یاد میرے اندر وبا کی طرح پھوٹ پڑتی ہے

بہانے کی تلاش میں/میں بہت دُور نکل آیا ہوں
یہاں پرندے مجھے بھی ایک بڑا سا پرندہ سمجھ رہے ہیں
پاؤں میں پہنے ہوئے خواب گھس چکے ہیں
دریا موٹے آدمی کی طرح بے لباس لیٹا/مجھے گھور رہا ہے

بیگانگی کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے میرا قد لمبا ہو رہا ہے
اب میں اپنے اندر کود کر خودکشی کر سکتا ہوں۔

❀❀❀

ایسی لڑکی کو بھول جانا چاہیے

ایسی لڑکی کو بھول جانا چاہیے
جو ہچکچاتی ہو گلے ملنے سے

جو
حساب رکھتی ہو
بوسوں کا

جو ہر بار خط کے اختتام پر
لکھنا ضروری سمجھتی ہو
علامہ اقبال کا کوئی شعر

جو کہتی ہو
کہ اُس نے تم سے پہلے
اپنے بھائی کے کسی دوست کو ہاتھ پکڑنے کی اجازت نہیں دی

جسے غلام علی کی آواز پسند نہ ہو

جو مطالبہ کرے
سگریٹ نوشی ترک کرنے کا

بھول جانا چاہیے اس لڑکی کو
جو دعویٰ کرے
تمہیں یاد رکھنے کا
آخری سانس تک

❁❁❁

میں اپنے سے چھوٹے فریم میں لگی ہوئی تصویر ہوں

اگر میں بارش ہوتا/ تو وہ میرے لیے دعا کرتی،
وہ کھڑکی میں بیٹھ کر/ چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑ کر/ کسی اور آدمی کے بارے میں سوچتی یا اسے فون کر کے بتاتی/ 'بارش ہو رہی ہے'

اگر میں پہاڑ ہوتا/ تو وہ دفتر سے چھٹی لے کے/ کسی اور آدمی کے ساتھ گرمیاں گزارنے آیا کرتی
میرے آنسوؤں کی ٹھنڈک جب برف بن جاتی / تو وہ ٹھٹھرتی ہوئی اس کی بانہوں میں سمٹ جاتی
اور کہتی 'مجھے پہاڑ اچھا لگتا ہے، مگر صرف اس وقت، جب تم میرے ساتھ ہوتے ہو'

اگر میں سمندر ہوتا/ تو وہ کسی اور آدمی کے ساتھ/ اُس کے جنم دن کی شام/ چہل قدمی کرنے میرے ساحل پہ آتی
میں اپنے ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف بھاگتا پھرتا
میں اپنے آنسوؤں کو سیپیوں میں بند کر کے اسے پیش کرتا/ وہ اپنے ساتھی سے کہتی 'سمندر مجھے اچھا لگتا ہے، مگر تمہاری آنکھیں سمندر سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں'

اگر میں راستہ ہوتا/تو بادلوں سے بھرے ہوئے کسی دن میں/ وہ کسی اور آدمی کے ساتھ دُور تک
شمال کی جانب چلتی رہتی
میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہتا/ یہاں تک کہ میری آنکھیں پتھرا جاتیں/تو وہ اپنے ساتھی سے
کہتی 'مجھے پتھریلے راستے بالکل اچھے نہیں لگتے مگر تمہارے لیے میں سانتا ہلز بھی عبور کر سکتی ہوں'

اگر میں خواب ہوتا/تو پچھلی رات میں وہ مجھے دیکھتی/صبح دیر تک وہ میرے بارے میں سوچتی رہتی
اور پھر مجھ میں من چاہی ترامیم کر کے/کسی دوسرے آدمی کے کندھے پر سر رکھ کر اسے سناتی / وہ
اسے چومتے ہوئے کہتا 'تمہارا خواب ضرور پورا ہوگا'

❁❁❁

لوگ بات کرنا پسند کرتے ہیں

لوگ بات کرنا پسند کرتے ہیں
پرندوں کی معدوم ہوتی ہوئی کسی نسل کے بارے میں
لان میں اُگ آنے والی جھاڑی اور حال ہی میں دیکھی ہوئی فلم کے بارے میں
کسی مشترکہ دوست کی بیوی کے سابقہ معاشقوں اور سگریٹوں کے بڑھتے ہوئے نرخوں کے بارے میں
سردی کی شدت/مسلسل برستے رہنے والی بارش/اخبار کی کسی خبر/پڑوسی کے کتے/ٹرین کے کسی حادثے اور گر جانے والے فلائی اوور کے بارے میں ___
کرکٹ میچ، گھوڑوں کی ریس، وزن کم کرنے والی ورزشوں، نیند آور ادویات اور کسی نئے ہوٹل کی بار کے بارے میں ___
کسی مشہور ادیب کی نئی کتاب، گرتے بالوں، جوتوں کے کسی اشتہار، گاڑیوں کے ماڈل، سمندر کے کسی سفر اور خودکشی کر لینے والے کسی پڑوسی کے بارے میں

لوگ بات کرتے ہیں ___ دوسروں کے بارے میں ___
لوگ سردی سے اُکتائے ہوئے کتے کی طرح تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں

ان کی، جن سے بات کر سکیں___ کسی دوسرے آدمی کی بیوی، اس کی نوکری، اس کے کردار اور
اُس کے معمولات کے بارے میں___
لوگ شکایت کرتے ہیں، لوگوں کی لوگوں سے اور خدا سے
لوگ سنتے ہیں البتہ خدا نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں ٹھونس لی ہیں

❁❁❁

نظم کے ہاتھ پہ لکھی ہوئی بددُعا

میں اپنی عمر کا سب سے کم عقل آدمی ہوں___
یہ میرا المیہ ہے کہ میں اڑتی چڑیا کے پر نہیں گن سکتا

میں اب اپنا بیشتر وقت بددعائیں ایجاد کرنے میں صرف کرتا ہوں
بلی تین دن سے زیادہ اپنے گمشدہ بچے کو تلاش نہیں کرتی
مجھے دنوں کا حساب کر کے خود سے بات کرنی چاہیے

میں اپنی ایڑی میں چبھا ہوا کانچ کا ٹکڑا ہوں___
مجھے آگ پر چلنے کے لیے لکڑی کی بجائے لوہے کے جوتے بنانے چاہئیں تھے

میں اپنے بائیں کندھے پہ بیٹھا ہوا فرشتہ ہوں___
مجھے خود سے پہلے سونے کی عادت نہ ہوتی تو کسی رات میں اپنا گلا دبا دیتا

میرے خوابوں نے دیکھے جانے کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی خودکشی کر لی

___یا شاید___انہیں، کسی نے زہریلے بوسوں سے قتل کر دیا___
کاش میں چومے جانے کی عمر سے پہلے مر گیا ہوتا
اور___ایسی قبر میں دفنایا جاتا جو پہلی ہی بارش میں گر جاتی

لکھنے کا کام ایک بیگار ہے اور میں نے اپنے لیے بری تقدیر لکھی ہے
میں ان لوگوں کا حامی ہوں جو مجھے زندوں میں شمار کرنے کے خلاف ہیں
اگر مجھے بد دعائیں دینے کی عادت نہ ہوتی تو میں ان کے لیے ضرور دعا کرتا

میں دنیا کو معاف کرنے کے بعد یہ فیصلہ کروں گا کہ مجھے اپنے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے
میرے اندر اُگی ہوئی موت کی خواہش کسی جھاڑی کی طرح پروان چڑھ رہی ہے
اب میں دو لڑکیوں کے درمیان وجہٗ تنازع نہیں بننا چاہتا

میں خواب میں موت کو کپڑے تبدیل کرتے دیکھ چکا ہوں
کسی بھی لمحے دروازے پہ دستک ہو سکتی ہے

میں آخری سگریٹ پیتے ہوئے/ آخری بد دُعا بُن رہا ہوں
'اللہ کرے کسی رات دنیا کی تمام عورتوں کو ریچھ اُٹھا کر لے جائیں'
کسی بھی لمحے دروازے پہ دستک ہو سکتی ہے___
اسی انتظار میں میرا کمرہ میرے ساتھ ٹہل رہا ہے

❁❁❁

خواب میں کچھ بھی دیکھا جا سکتا ہے

خواب دیکھنا چاہیے

ـــ اور ـــ

خواب میں کچھ بھی دیکھا جا سکتا ہے

دیکھا جا سکتا ہے خود کو

من پسند لڑکی سے بغلگیر ہوتے

ـــ اور ـــ

اُسے گردن سے نیچے تک

چومتے ہوئے

دیکھا جا سکتا ہے خود کو

ہزاروں لوگوں کے درمیان

کھیل کے آخری منٹ میں

ایک قیمتی گول کرتے ہوئے

دیکھا جاسکتا ہے خود کو
آگ میں گھرے ہوئے ہوٹل کی
آٹھویں منزل پر پھنسے ہوئے بچے کو
معجزانہ طور پر بچا کر لاتے ہوئے

دیکھا جاسکتا ہے خود کو
سینکڑوں مسافروں کے لیے
بحری قزاقوں سے لڑتے
اور ___
انھیں شکست دیتے ہوئے

دیکھا جاسکتا ہے خود کو
بل فائٹر کے لباس میں
اور بے شمار تماشائیوں کے درمیان
ایک لڑکی کو
اپنے لیے دعا کرتے ہوئے

خواب دیکھنا چاہیے
___ اور ___
خواب میں کچھ بھی دیکھا جاسکتا ہے
مگر
بھول جانا چاہیے خواب کو

دفتر کے لیے نکلنے سے پہلے

یا

راستے میں کسی غیر آباد سڑک پر

پھینک دینا چاہیے

سگریٹ کے خالی پیکٹ کی طرح

❁❁❁

ہارے ہوئے آدمی کی بغاوت

جب میں پھول خریدنے کے لیے گھر سے نکلتا ہوں
اُس دن کسی باغ میں کوئی پھول نہیں کھلا ہوتا۔
جس دوپہر مجھے سائے کی ضرورت ہوتی ہے، تمام درخت خودکشی کر لیتے ہیں
جس سال میں کشتی بنانے میں کامیاب ہوا/ پرندے دریا پی کر اُڑ گئے
جس لمحے مجھے زندگی سے عشق ہوا، سانس لینا حرام قرار دے دیا گیا
جس رات میں نے خواب دیکھنا چاہا/ اس رات نیند کا حمل گر گیا
جب میں نے ایک سفر سوچا ___ راستوں نے بغاوت کر دی

مجھے لڑنے پہ مجبور کیا گیا
حالانکہ میں سپاہی نہیں تھا

مجھے کئی راتیں جاگ کر ایک تلوار بنانی پڑی
پھر ایک سرنگ ایجاد کی ___ اپنا پہاڑ تراشا اور اس پر بیٹھ کر اپنے لیے الگ موسم بنے
میں نے کچھ لفظ ایجاد کیے اور انھیں ایک غار میں چھپا دیا

میں نے اپنی بنائی ہوئی تلوار سے پہاڑ کاٹا اور ایک دریا نکال لیا
دریا میں اپنے بُنے ہوئے موسم ڈال کر پھول اُگا لیے

آج کل میں ایک قبر کھودنے میں مصروف ہوں

نظم لکھنے سے پہلے لکھی گئی نظم

نظم لکھنے سے بہتر ہے
میں ایک پوسٹر لکھوں
ان خوش قسمت عورتوں کے نام
جن کے شوہر رات کی شفٹ میں

ملازمت کرتے ہیں
نظم لکھنے سے بہتر ہے
میں ایک خط لکھوں
محاذ پر گئے ہوئے اس سپاہی کے نام
جس نے آج مر جانا ہے

نظم لکھنے سے بہتر ہے
میں ایک پیغام لکھوں
ان بے نام لوگوں کے نام

جو کم از کم دن میں دو بار خودکشی کے بارے میں سوچتے ہیں
نظم لکھنے سے بہتر ہے
میں ایک گالی لکھوں
ان انسان نما خچروں کے نام
جو دوسروں سے سانس لینے کا حق بھی چھین لیتے ہیں

نظم لکھنے سے بہتر ہے
میں ایک مرثیہ لکھوں
کتوں کی طرح جینے
___ اور ___
انسان کی طرح مر جانے والوں کا

مگر میں نظم ہی لکھوں گا
اُس لڑکی کے نام
جو کسی قبر میں دفن نہیں ہے

❁❁❁

ایک ممنوعہ لڑکی

سانس لینا میرا مشغلہ نہیں ضرورت ہے
میرے جسم کی دیوار پر ہر صبح نیا نعرہ لکھا ہوتا ہے
سیلاب میں آئی ہوئی شہری آبادی کی طرح میرے اندر بڑے پیمانے پہ افراتفری پھیلی ہوئی ہے
میں ایک دن مٹی کی پرانی دیوار کی طرح اپنے اوپر بیٹھ جاؤں گا
نادیدہ ہاتھ مجھے کھرچ کر میری اصلیت جاننا چاہتے ہیں

میں ایک ٹوٹے ہوئے پتے کی طرح بہتا ہوا زندگی کے دھارے سے نکل چکا ہوں
میں وہ جہاز ہوں جو اپنی پہلی آزمائشی پرواز کے دوران گر کر تباہ ہو گیا
میں جہنم کے دو مذبحہ خانوں کے درمیان کی ایک سڑک ہوں
میں سمندر میں ڈوبتے ہوئے جزیرے کا آخری منظر ہوں

مجھے خاموش رہنا ہے
میں چلاّ کر سمندری گھوڑوں کو اپنے اوپر ہنسنے کا آخری موقعہ بھی نہیں دینا چاہتا
میں خاموشی کے ان برسوں میں انسانوں کی تمام زبانیں بھول چکا ہوں

میں نے یہاں نر اور مادہ مچھروں کی آواز کے فرق کو سمجھنا سیکھا ہے
میرے پاس کسی کے لیے کوئی پیغام نہیں ہے
آج کی رات جاگ کر میں نیند کو اپنی پوری کہانی سناؤں گا

برسوں پہلے
عینک پہن کر ایک ممنوعہ لڑکی کو دیکھنے کے جرم میں
مجھے سزائے موت سنا دی گئی تھی ___

❀❀❀

دیر سے پوسٹ کی گئی معذرت

مجھے معذرت کرنی ہے ___
دیوار پہ لگی ہوئی تصویر سے
جس کی عینک لگا کر میں صبح دفتر چلا جاتا ہوں

مجھے معذرت کرنی ہے ڈائری میں پڑی ہوئی تتلی سے
میں جس کی لاش کا پوسٹ مارٹم کروانے کا وعدہ پورا نہ کر سکا

مجھے معذرت کرنی ہے پاؤں میں موچ آئی ہوئی اس شام سے
جسے میں نے سیڑھیوں سے دھکا دے دیا تھا

مجھے معذرت کرنی ہے اس گالی سے
جسے میں اس کی حقدار لڑکی کو پوسٹ نہ کر سکا

مجھے معذرت کرنی ہے اپنی نیند سے
میں جس کے قتل کا بدلا نہ لے سکا

مجھے معذرت کرنی ہے اس دوپہر سے
جسے میں نے ایک دن بلاوجہ پیٹ ڈالا تھا

مجھے معذرت کرنی ہے اس کمرے سے
جسے میں قبر سمجھ کر رہتا رہا

مجھے معذرت کرنی ہے ان خوابوں سے
جنہیں میں نے زندہ نگل لیا

مجھے معذرت کرنی ہے رات سے
جو اس وقت میرے ساتھ جاگ رہی ہے

مجھے معذرت کرنی ہے تمام زندہ لوگوں سے
مگر شاید اب مجھے اس کا موقعہ نہیں ملے گا
میں صبح جاگوں گا تو تمام شہر مر چکا ہوگا

❁❁❁

وہ مجھ سے چھپتے پھرتے ہیں

میں غصہ پالتا ہوں
وہ اس کے مقابلے میں نفرت

میں انکار پالتا ہوں
وہ اس کے مقابلے میں تہمت

میں خاموشی پالتا ہوں
وہ اس کے مقابلے میں نعرہ

میں راستہ پالتا ہوں
وہ اس کے مقابلے میں دیوار

میں آنسو پالتا ہوں
وہ اس کے مقابلے میں قہقہہ

میں سوچ پالتا ہوں
وہ اس کے مقابلے میں گالی

میں بغاوت پالتا ہوں
وہ خنجر لہرانے لگتے ہیں

میں ان کے منہ پر تھوکتا ہوں
وہ مجھے خنجر گھونپ دیتے ہیں

میں موت پالتا ہوں
___اور___
وہ مجھ سے چھپتے پھرتے ہیں

❀❀❀

یاد ایک دُکھ ہے

یاد ایک دُکھ ہے
جسے عورتیں بُنتی ہیں
ایک سوئیٹر کی طرح ___
اپنے قریبی مرد کے لیے

یاد ایک جنگل ہے
جس میں پھیلا ہوا ہے
اندر تک ___
اس سے بھی بڑا ایک اور جنگل

یاد ایک چڑیل ہے
جو رشتے میں لگتی ہے
تمام پہاڑوں کی پھوپھی
انہی جتنی بھاری بھی

یاد ایک معاہدہ ہے
جسے توڑ دینا چاہیے
گمشدہ چابی والے
پرانے تالے کی طرح___

یاد ایک پرندہ ہے
مضبوط پنجوں والا
جو اُٹھا لے جاتا ہے آدمی کو
کسی جہنم کی طرف

یاد ایک نظم ہے
جو سنائی جاتی ہے
پچھلی رات میں
دیوار پر اونگھتی ہوئی تصویر کو

یاد کو پھینک دینا چاہیے
بے دھیانی میں
ایک اونچے پہاڑ سے
جلی ہوئی سگریٹ کی طرح___

❀❀❀

بارش برس رہی ہو تو ۔ ۔ ۔

بارش برس رہی ہو تو ___
کھول دینی چاہئیں
کمرے کی تمام کھڑکیاں
اور یاد کرنا چاہیے اُس شخص کو
جسے یاد نہ کرنے کا عہد کر چکے تھے

بارش برس رہی ہو تو ___
کھینچ لینا چاہیے
ساتھ سے گزرتی ہوئی اُداسی کو
اپنی چھتری کے نیچے
چومنا چاہیے اُسے
اس لڑکی کی طرح
جسے تم نہیں چوم سکے تھے

بارش برس رہی ہو تو __

پینی چاہئیں

کچھ اضافی سگریٹیں

پڑھنے چاہئیں وہ خط

جو بچ گئے تھے

پچھلی بارش میں

جلائے جانے سے

بارش برس رہی ہو تو

نہیں دیکھنا چاہیے

__ آئنہ __

چھپا دینے چاہئیں

تمام البم

__ اور __

پکارنا چاہیے خود کو

اپنے من پسند نام سے

بارش برس رہی ہو تو

نکل جانا چاہیے

لمبی سڑک پر

اس احساس کے ساتھ

کہ بارش نہیں برس رہی __

بھاگتے ہوئے گزاری گئی زندگی

میں بھاگ رہا ہوں ___

میں بھاگ رہا ہوں ___ میرے پیچھے ایک جنونی آدمی لگا ہوا ہے اور اس کے بڑے بڑے ہاتھوں میں چمکتا ہوا خنجر ہے ___

میری اس سے کیا دشمنی ہے ___ ؟

میں سوچ رہا ہوں اور بھاگ رہا ہوں ___

میں بھاگ رہا ہوں

میرے پیچھے پولیس لگی ہوئی ہے

پولیس سارجنٹ کے ہاتھ میں خونخوار کتے کی رسّی ہے

یہ میرے پیچھے کیوں بھاگ رہا ہے؟

میں قاتل ہوں ۔۔۔!

میں نے اپنے پیچھے بھاگنے والے جنونی آدمی کو قتل کر دیا ہے

میں بھاگ رہا ہوں ___

پولیس سارجنٹ تھک کر گر چکا ہے اور اس کے ہاتھ سے کتے کی رسّی چھوٹ گئی ہے
اب کتا میرا تعاقب کر رہا ہے
میرا سانس پھول چکا ہے
مگر میں بھاگ رہا ہوں ـــــ

میں بھاگ رہا ہوں ـــــ
شہر ختم ہو گیا ہے ۔۔۔ کتا بہت پیچھے رہ گیا ہے
مگر میں بھاگ رہا ہوں ـــــ

میرے پیچھے پاگل اُونٹ لگ گیا ہے
میرے پاؤں زخمی ہو چکے ہیں
اور جوتوں کے اندر دل کی طرح دھڑک رہے ہیں
مگر میں پھر بھی بھاگ رہا ہوں ـــــ

میں بھاگ رہا ہوں ـــــ
جنگل شروع ہو گیا ہے اور تھکا ہوا اُونٹ ، گر کر مَر چکا ہے
مگر میں بھاگ رہا ہوں ـــــ
میرے پیچھے جنگل کے درخت لگے ہوئے ہیں
درختوں نے پولیس سارجنٹ کے جوتے پہن رکھے ہیں اور وہ کتے کی طرح بھونک رہے ہیں
وہ اونٹ کی طرح لمبے لمبے ڈگ اُٹھا رہے ہیں
درخت کرائے کے قاتلوں کی طرح میرا پیچھا کر رہے ہیں
میں بھاگ رہا ہوں ـــــ

میں بھاگ رہا ہوں____
خاردار جھاڑیوں نے میرا لباس چھین لیا ہے
میں اپنے ننگے پن کے ساتھ بھاگ رہا ہوں
میرے جسم کی دھجیاں جھاڑیوں کے دانتوں میں پھنسی ہوئی ہیں
میرے جوتے خون سے بھر گئے ہیں
میں یقیناً پکڑا جاؤں گا
اس بار میں خود اپنے پیچھے بھاگ رہا ہوں

❁❁❁

اُنگلیوں پہ گنی ہوئی زندگی

میرے پاس ایک خواب ہے/ جو تقریباً اندھا ہو چکا ہے
میرے پاس ایک راستہ ہے/ جو کہیں نہیں جاتا
میرے پاس ایک یاد ہے/ جس کے بال سفید ہو چکے ہیں
میرے پاس ایک قہقہہ ہے/ جو کبھی نہیں لگایا گیا
میرے پاس ایک آنسو ہے/ جسے میں آئینے کے طور پر استعمال کرتا ہوں
میرے پاس ایک اُمید ہے/ جس کے کان میں پانی چلا گیا ہے
میرے پاس ایک زخم ہے/ جس کی شکل میری ایک دوست سے ملتی ہے
میرے پاس ایک کتاب ہے/ جس میں مَیں خود لکھا ہوا ہوں
میرے پاس ایک تصویر ہے/ جو میرے ساتھ بیٹھ کر چائے پیتی ہے
میرے پاس ایک گھڑی ہے/ جو دیر سے لوٹنے پر ہر رات مجھ سے جھگڑا کرتی ہے
میرے پاس کچھ کارڈ ہیں/ جن میں میری موت پر تعزیت کی گئی ہے
میرے پاس غصہ ہے/ جسے میں کسی دن پوسٹ کر دوں گا
میرے پاس تنہائی ہے/ جس کے بالوں میں جوئیں پڑ چکی ہیں
میرے پاس ایک کاغذ ہے/ جس پر 'زندہ سانپ' لکھا ہوا ہے

میرے پاس ایک رومال ہے/ جس میں بہانا بندھا ہوا ہے

___اور___

میرے پاس ایک فون کال ہے/ جس میں میرے جنازے کا وقت معلوم کیا گیا ہے

میرے پاس اب بہت سی چیزیں نہیں ہیں
جو پہلے کبھی ہوتی تھیں

___مثلاً___

میرے پاس ایک گیت تھا/ جسے میرے ملازم نے چُرا کر کباڑی کو بیچ دیا
میرے پاس ایک بات تھی/ جو مجھ سے کہیں گر گئی
میرے پاس ایک دِن تھا/ جسے میں ایک سفر میں گنوا آیا
میرے پاس ایک دُعا تھی/ جو چڑیا کی طرح اُڑ گئی
میرے پاس ایک تعویز تھا/ جسے میں نے بہت سالوں بعد کھولا تو اُس میں گالیاں لکھی ہوئی تھیں
میرے پاس ایک حیرت تھی/ جو ہمسایے کے کُتے کے کاٹنے سے مر گئی
میرے پاس ایک یقین تھا/ جس نے ایک دن خودکشی کر لی
میرے پاس ایک پری تھی/ جو خود دیو کے ساتھ بھاگ گئی
میرے پاس وقت تھا/ جو ناراض ہو کر چلا گیا
میرے پاس ایک شام تھی/ جو چائے کے ساتھ پی لی گئی

___اور___

میرے پاس میں خود تھا/ جسے میں نے قتل کر دیا

❁❁❁

دوسری ملاقات ممکن نہیں

اگر ہم پہلی بار ایک سفر میں ملے ہوتے
تو میں تمہیں چوم لیتا
جب ٹرین کسی سرنگ میں سے گزر رہی ہوتی

ہم کوئی بات کرتے
____ یا
خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے
ہم انتظار کرتے مسافروں کے سو جانے کا
یہ بات جانے بغیر کہ ان میں سے کتنے ایسے ہیں جو سفر میں بالکل سونے کے عادی نہیں
ممکن ہے صحرائی ڈاکو ____
ٹرین کو گھیر لیتے ____
اور ہمیں مار دیا جاتا
ہمیں اُس وقت مار دیا جاتا
جس وقت ہمیں نہیں مارا جانا چاہیے تھا
ایک سفر میں ملنے والے لوگ بچھڑ جاتے ہیں
کسی دوسرے سفر میں

ہم بچھڑ جاتے دوبارہ ملنے

___یا___
پھر کبھی نہ ملنے کے لیے

میں برتھ پر سے سامان اُتارنے میں تمہاری مدد کرنے کے لیے اٹھتا اور ہمارے ہاتھ ایک دوسرے سے چھو جاتے
ممکن ہے تم شکریہ کہہ کے بات ختم کر دیتیں

___یا___
ممکن ہے تم مجھ سے کافی پینے کے لیے اصرار کرتیں

ممکن ہے ہم کسی قصباتی اسٹیشن پر اُتر جاتے ___
بارش میں بھیگنے ___ دور تک پیدل چلنے

___یا___
بس یونہی بے ارادہ

پھر کئی سالوں بعد ___ اپنے بڑے بیٹے کی شادی والے دن ___ ہم اس سفر اور اس پہلی ملاقات کو یاد کرتے جب بارش برس رہی ہوتی

مگر ہم ہسپتال کے مردہ خانے میں لائی گئی دو لاشیں ہیں
بم پھٹنے سے پہلے
ہم ایک دوسرے کو جانتے تک نہیں تھے

❀❀❀

میں چھپتا پھرتا ہوں

میں چھپتا پھرتا ہوں
موت کے رشتہ داروں سے
جو مجھے اس سے بیاہنا چاہتے ہیں

مجھے شام تک ایک کشتی بنانی ہے
دریا عبور کرنے کے لیے
مگر درخت تعاون کرنے پہ آمادہ نہیں
کاش شہر سے بھاگتے ہوئے ضروری کاغذات کی بجائے
میں کلہاڑا اُٹھا لایا ہوتا
پہاڑ سے پہاڑ، دریا سے دریا اور درختوں سے کلہاڑے کی زبان میں بات کرنی چاہیے

مجھے نہیں معلوم کہ جس شام آدمی نے مرجانا ہو
اُسے وہ دن کس طرح گزارنا چاہیے؟

روشنی بعض چیزوں کو چھپا لیتی ہے
اور رات میں دیکھنے کے لیے/ چشمہ خریدنے کی بجائے
لومڑ کا شکار کرنا چاہیے
اس کی آنکھیں حاصل کرنے کے لیے

کمزور آدمی موت کا انتظار کرتے ہیں
___اور___
بہادر تدبیر

بارش میں آگ جلانا
___اور___
دریا سے مدد مانگنا سراسر حماقت ہے
اندھیرے کو دھکیل کر پیچھے نہیں ہٹایا جا سکتا

موت کے رشتہ دار/ شام کی ہمراہی میں بارات لے کر مجھ تک پہنچ گئے ہیں
دن بھر دریا سے مذاکرات کرنے کی بجائے
مجھے تیرنے کی مشق کرنی چاہیے تھی

❁❁❁

میں اُس وقت بھی جاگ رہا ہوتا ہوں

رات کے اس لمحے
جب دور کسی پریس سے ___ اخبار چھپنے کی آواز آرہی ہوتی ہے
رات کے اس پہر جب سوئے ہوئے شہر کے کان میں
مچھر اذان دیتے ہیں
جب ویران سڑک کروٹ بدلنے کی خواہش میں کسی لاش کی طرح پتھرا جاتی ہے
تب میں آوارہ پھرتا ہوں ___ اُس کُتے کی طرح ___ جس پر کسی کا دعویٰ نہیں ہوتا
روز میرے پاس سے نشے کے عادی ہیجڑوں کا ایک گروہ سر جھکائے گزر جاتا ہے
جب ریلوے اسٹیشن کی بتیاں بجھ جاتی ہیں
میں نانبائیوں کے محلے کی طرف جانے سے دانستہ گریز کرتا ہوں
پلازے کا چوکیدار نیند کے جسم کو سگریٹوں سے داغ رہا ہوتا ہے
میں نیند کو سفید بلی کی طرح گود میں اُٹھا کر پیار کرتا ہوں
مگر وہ میرے ہاتھ پر کاٹ کر بھاگ جاتی ہے
بجلی کے پرانے کھمبوں پہ کھانستے ہوئے دودھیا بلب
مجھے دیکھ کر حیرت سے آنکھیں ملنے لگتے ہیں

جب ایمبولینس کا ڈرائیور اپنی نیند کی لاش اُٹھائے گزر رہا ہوتا ہے
میرا دل چاہتا ہے کہ میں پتھر اُٹھا کر رات کے منہ پر دے ماروں

جب ہوٹل کے آخری کمرے کی لائٹ بھی آف ہو جاتی ہے
___اور___
رات کی ڈیوٹی پہ مامور بیرے اونگھ رہے ہوتے ہیں
جب ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں ڈاکٹر کسی کے مرنے کا انتظار کر رہا ہوتا ہے
میں جاگ رہا ہوتا ہوں

میں جاگ رہا ہوتا ہوں___ اس وقت بھی___
جب تم اپنے شوہر کے پہلو میں سو چکی ہوتی ہو___

❁❁❁

اپنے سب سے بڑے دشمن سے ملاقات

بالکنی میں شام کے زندہ قہقہے بکھرے پڑے ہیں
میں اپنے حافظے کو چیونگم کی طرح چبا چکا ہوں
میرے اندر کچھ خواب بوڑھے چمگادڑوں کی طرح اُلٹے لٹکے جمائیاں لے رہے ہیں
پرانی مسجد کی چھت پہ ہوا کے بچے مَرے پڑے ہیں
پارک کے درختوں پہ بیٹھی شام، رات کے کپڑے اِستری کر رہی ہے
فرض کریں آپ ایک پہاڑ کو دیکھ رہے ہوں اور وہ اُٹھ کر کھڑا ہو جائے
میں وہ آدمی ہوں جو خواب میں سچ مچ مر جاتا ہے
مجھے ایک بار سمندر نے بتایا تھا کہ کوئی بھی لڑکی اپنی بڑی بہن سے زیادہ خوبصورت نہیں ہوتی
میں ایک پہاڑ کی قبر ہوں
جس میں مردہ ہاتھیوں کو دفن کیا جاتا ہے
مجھے اپنے حافظے کو خوابوں کی طرح جوتوں کے خالی ڈبے میں بند کر دینا چاہیے
میں ایک آدمی بناؤں گا جسے بارشیں اُداس نہیں کر سکیں گی
میں ایک رات بناؤں گا جو مجھ سے پہلے نہیں سویا کرے گی
میں اپنے لیے ایک چہرہ بناؤں گا جو بعد میں کتبے کے طور پہ کام آ سکے

کیا حافظے کو پہاڑ سے نیچے گرانے میں کوئی میری مدد کر سکتا ہے؟
میں ایک دریا ہوں جسے پیاس سے نڈھال اُونٹ نے ایک گھونٹ میں پی لیا
چیونٹیاں مرے ہوئے لال بیگ کا جنازہ اُٹھائے جا رہی ہیں
میں کُرسی پر بیٹھا اپنا تعزیت نامہ لکھ رہا ہوں
مجھے لیٹ کر اپنی قبر کا سائز معلوم کرنا چاہیے
میں اَب صرف اپنی دل آزاری کرنے کے لیے ہنستا ہوں
میں آنسوؤں کو سمندر میں بہا آؤں گا
اور خوابوں کو کچھوے کے انڈوں کی طرح ریت میں دفنا دوں گا
میں نے خودکشی کی کتابیں نکال کر میز پر رکھ دی ہیں
بارش کا پرندہ اُداسی کے سر پہ بیٹھا ٹھونگیں مار رہا ہے
کیا حافظے کو بڑھے ہوئے ناخنوں کی طرح چبایا جا سکتا ہے؟
میں ایک مجرم کی طرح دیر سے اپنے سامنے بیٹھا ہوں
یادیں، نظر نہ آنے والے حشرات کی طرح مجھے اندر سے کھود رہی ہیں
شاید میں جان بوجھ کر کچھ بھی نہیں بھولنا چاہتا
میں ہی اپنا سب سے بڑا دشمن ہوں
کاش میں نے کچھ گالیاں بچا کے رکھی ہوتیں

❁❁❁

بیگانگی کے چار موسم

میں جانتا ہوں ___
میں فاصلے کے معنی / راستے کے بھید اور بیگانگی کے
چاروں موسموں کے نام جانتا ہوں

میں بوڑھا ہونے سے پہلے مر جاؤں گا
___ کیونکہ ___
میں دن چڑھے تک بہ آسانی سو سکتا ہوں

میں نے بارہا دُنیا کو بے لباس دیکھا ہے
___ اور ___
میں لڑکیوں کو اُن کی ماؤں سے زیادہ جانتا ہوں

دریا کے پُل پر سے گزرتے ہوئے میں نے کبھی اپنا ہیٹ نہیں اُتارا
اور بارش کبھی مجھے وقت سے پہلے گھر لوٹنے پر مجبور نہیں کر سکتی

میں ٹھیک سے نہیں بتا سکتا کہ نیلی چڑیا میرے سر پہ آ کے بیٹھ جائے تو میرا ردِ عمل کیا ہوگا؟
مگر میرا خیال ہے/ شام کی چائے تک/ میں دن بھر پیش آنے والی تمام باتیں بھول چکا ہوتا ہوں
میں کچھوے کو دیکھ کر اس کی جنس نہیں بتا سکتا
مگر میں خود کو کم عقل ہرگز نہیں مانتا
میں نے کبھی پوری رات کھڑے ہو کر نہیں گزاری
مگر میں درختوں کی مجبوری سمجھ سکتا ہوں
میں نے کئی بار ایک دن میں بیس سے زیادہ کپ چائے پی ہوئی ہے
مگر میں نے بائیں ہاتھ سے لکھنے والی کسی لڑکی کو کبھی نہیں چوما ہوا

میں نے اپنے بچپن کی ایک تصویر پر پنسل سے داڑھی مونچھیں بنا دی ہیں
اَب ایک کمرے میں، ہم دو بوڑھے رہتے ہیں

میں نے زندگی کو اپنے تجربات سے سمجھا ہے
اور میں جانتا ہوں کہ ایک خودکشی کتنی ناکافی ہوتی ہے

میں پرندوں کے بارے میں اُتنا ہی جانتا ہوں
جتنا ایک اخبار پڑھنے والا آدمی جان سکتا ہے
مگر میں خود کو اپنے پڑوسی سے بھی کم جانتا ہوں

خالی سڑک، کھمبے پہ اُونگھتا ہوا بلب، رات کا پچھلا پہر اور سرد ہوا
یہ میری پینٹ کی ہوئی ایک تصویر ہے
کیا کوئی مجھے اس منظر میں تلاش کر سکتا ہے؟

میں جنوری کی شام میں اسٹیشن کے خالی بینچ سے بھی زیادہ تنہا ہوں
مگر اکیلے میں جو باتیں میں خود سے کر سکتا ہوں
وہ لوگوں کے درمیان ممکن نہیں

اب مجھے لوٹنا چاہیے/ میرے کمرے کو حاملہ عورت کی طرح تنہائی سے ڈر لگتا ہے
میں نے سنا ہے/ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ کر مرنے والے لوگ/ اگلے جنم میں بگلے بن کر پیدا ہوتے ہیں
پچھلی راتوں میں سردی بڑھ جاتی ہے، بوڑھے لوگ خودکشی کے بارے میں کم سوچتے ہیں
آج پھر ٹرین لیٹ ہو گئی ہے ــــ
مگر میں انتظار کروں گا
اے شام کی مہربان برف
مجھے ڈھانپ لے
میرا کمرہ/ تنہائی اور انتظار سے اُکتا کر
مجھے ڈھونڈتا ہوا
یہاں تک آ سکتا ہے

❁❁❁

جہاں میری قبر ہے

میں صبح اُٹھ کر پہاڑ کے پاس جاتا ہوں
ـــ اور ـــ
رات کی کہانی سُناتا ہوں
پہاڑ میرے ماتھے پہ بوسہ دیتا ہے
اس کی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں ـــــ وہ مجھے بھیگی ہوئی آنکھوں سے رخصت کرتا ہے

میں ایک درخت کے پاس جاتا ہوں
تعزیت کرتا ہوں اس کی بیٹی کے قتل پہ ـــــ درخت آنسو بہاتا ہے۔۔۔ میں اُسے گلے لگا کر
دِلاسہ دیتا ہوں
کسی کو دلاسہ دینے کا بہترین طریقہ اُس کے گلے لگ کے روتا ہے
درخت میرا منہ بولا بھائی ہے

میں ایک دریا کے پاس جاتا ہوں
ہم ایک کشتی بناتے ہیں

ہم ملتے ہیں دریا کی سوتیلی ماں سے اور جاتے ہیں اس کی بیوی کی قبر پہ
وہ مجھے سناتا ہے اُداس گیت اور یاد کرتا ہے میرے ساتھ مل کر اپنی جوانی کے دن
دریا میرا بے تکلف دوست ہے

میں ایک جنگل کے پاس جاتا ہوں
ہم ایک دوسرے کے بارے میں ہر بات جانتے ہیں
کبھی کبھی جنگل مجھے اپنے بچپن کے واقعات سناتا ہے
یا پھر مجھے اپنی شادی کی تصویریں دکھاتا ہے
اسے مجھ پہ اعتبار ہے
اتنا کہ وہ میرے سامنے رو سکتا ہے

شام ہونے سے پہلے میں لوٹ آتا ہوں
ہاتھوں میں کچھ پھول لے کر
میں لوٹ آتا ہوں شہر کی جانب
جہاں میری قبر ہے

❀❀❀

بھیڑ میں پھنسی ہوئی تنہائی

ریلوے اسٹیشن پہ میں خود کو چھوڑنے آیا ہوں
میں اس وقت موزوں الوداعی جملہ سوچ رہا ہوں___ جو بولا جانا چاہیے

ایک آدمی مجھے نفرت سے دیکھ رہا ہے
اس کی شکل ان مردوں جیسی ہے جن کی بیویوں کے شادی سے پہلے کئی مردوں سے تعلقات رہ چکے ہوتے ہیں
ٹکٹ گھر کے ساتھ کھڑے لڑکی لڑکا ایک ہی کپ میں چائے پی رہے ہیں
جو پتہ نہیں آپس میں کیا لگتے ہیں
بوڑھا اسٹیشن ماسٹر پچھلے جنم میں اُونٹ تھا جو اپاہج ہو کر مرا تھا
میرا اندازہ ہے مسافر عورتوں نے سفری بیگوں میں اپنے ناجائز بچے چھپائے ہوئے ہیں
عورتیں سفر پہ جاتے ہوئے اپنے شوہروں کے سامنے اُداس نظر آنے کی اداکاری کر رہی ہیں
اگر ٹرین کسی حادثے کا شکار ہو گئی تو میرا اندازہ ہے کہ اسٹیشن منیجر کے دفتر کے سامنے کھڑے نیلے کپڑوں میں ملبوس ادھیڑ عمر موٹے آدمی کے سوا کوئی بھی نہیں مرے گا
اتنے سارے لوگ آخر جا کہاں رہے ہیں؟

کیا شہر میں کوئی وبا پھوٹ پڑی ہے
____ مثلاً ____ سؤروں کے جراثیم
مجھے لگتا ہے ایک ساتھ سفر کرنے والے جوڑوں میں سے کئی/کسی اسٹیشن پر اپنے ساتھی کو سوتا چھوڑ کر
اُتر جائیں گے
ٹرین یقیناً زہریلے سانپ پکڑنے والے پیشہ ور بوڑھے کے کسی پوتے نے ایجاد کی ہوگی
دُھند پیدل چلنے والے مسافروں کے پاؤں تلے کچلی جا رہی ہے
ٹرین کا دھواں اپنی بیوی کے قریبی رشتہ دار کی طرح دھند سے گلے مل رہا ہے
میں مسافروں کے ہجوم میں خود کو تلاش کرتا پھر رہا ہوں
____ ریلوے اسٹیشن کا عملہ میرے ساتھ مل کر مجھے ڈھونڈ رہا ہے
مسافر ایک دوسرے سے میرے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں
میں کہاں ہوں ____؟

کہیں نہیں ____!
میں نے الوداعی جملہ نگل کر خودکشی کر لی ہے۔

❁❁❁

وہ اور ہم

وہ ہمارے لیے جال بُنتے ہیں
اور بھول جاتے ہیں
کہ ہمارے دانت کتنے تیز ہیں

اُنھوں نے ہمارے لیے آری ایجاد کی
حالانکہ ہم درخت نہیں تھے

وہ ہمارے لیے پھندا تیار کرتے ہیں
اور نہیں بناتے ایک سیڑھی
ہماری گردن تک پہنچنے کے لیے

وہ ہمارے لیے قبر کھودتے ہیں
یہ جاننے کے باوجود
کہ زمین سے ہمارا کیا رشتہ ہے

جب تک اُنھوں نے ہمارے لیے کمزور پُل بنایا
ـــــ ہم تیرنا سیکھ چکے تھے

ماریہ بونڈ

ہم جڑواں پیدا ہوئے تھے
مگر وہ میری بہن نہیں تھی___

اُسے دیکھ کر میں بتا دیا کرتا تھا کہ بارش کتنی دیر بعد ہوگی____
اُسے سوچ کر مجھے پتہ چل جاتا تھا کہ موسم کی آخری برفباری کتنے ہفتوں بعد ہونی ہے
اُس سے مل کر مجھے معلوم ہو جاتا تھا کہ دریا کو بہنے ہوئے کتنے دن ہو چکے ہیں

وہ ایک لڑکی تھی
مگر پھول کی طرح سوچتی تھی
خوش آواز پرندے کی طرح اپنا نام لینا اُسے اچھا لگتا تھا
جب وہ اُداس ہوتی تو گرم چائے کے کپ سے باتیں کرنے لگتی تھی
وہ میری نظموں کو میری بیٹیاں کہا کرتی

اور___
اُس نے اُن کے لڑکیوں والے نام رکھے ہوئے تھے

اس کی آنکھیں اتنی ہی خوبصورت تھیں جتنی کہ وہ خود ___
اس کے ہاتھ دنیا کے کسی بھی مرد سے زیادہ خوش قسمت تھے ___
جو اُسے کہیں سے بھی چھو سکتے تھے
میں نے اُس کے سینے کو کبھی غور سے دیکھنے کی کوشش نہیں کی ___
کیونکہ وُہ میری دوست تھی
اسی طرح اُس کے کولہوں کے بارے میں بھی
میں کسی سے پوچھ کر ہی کچھ بتا سکتا ہوں

میں نے اُسے کبھی تھوکتے نہیں دیکھا

___اور___
میں نہیں جانتا
کہ اُسے سمندر میں سبز کچھوؤں کا شکار کرنا کیسا لگتا تھا

جن لوگوں نے اُسے بولتے نہیں سنا
دراصل وہ اندھے ہیں
اُسے بولتے میں دیکھنا ہی اُسے دیکھنا ہے

وہ دنیا کی ان چند لڑکیوں میں سے تھی
جنھیں سگریٹ پینے والے لوگ بُرے نہیں لگتے

(۲)

برف سے ڈھکے ہوئے شہر میں

جس دوپہر ہم پہلی بار آوارہ پھرے تھے
وہ دوپہر الماری میں پڑی ہوئی تصویروں میں بوڑھی ہو رہی ہے
جس شام ہم پہلی بار ہنسے تھے
دریا چاول کھاتی ہوئی لڑکیوں کی طرح مسرور تھا
ہم نکل جاتے تھے
تیل ڈپو اور باغیوں کو اذیت دینے والی جیل کے پچھواڑے
___ یا ___
آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں کی طرف ___
مسلسل برستے رہنے والی بارش کے تیسرے دن
میں نے اس کے لیے ایک نظم لکھی
___ اور ___
اس نے پہلی بار کسی مرد کی جھوٹی چائے پی
میں نے اس کے ہاتھ کی پشت پر ایک وعدہ پینٹ کیا
ہر سال نیکولائی گوگول کی سالگرہ کا کیک کاٹنے کے بعد
ہم پرندے خرید کر اُڑا دیا کرتے
میں نے 'ہنستے ہوئے ناک سے سانس لینے والی دوست' کی قسم کھائی
کہ جب تک ایک بھی پرندہ قید میں ہے
میں یہ سنت ادا کرتا رہوں گا

(۳)

میں ناشپاتیوں کے باغ کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے یاد کرتا ہوں
مگر اسے اپنے بھائی کے کپڑے استری کرتے ہوئے بھی میرا خیال نہیں آتا

میں ایک غیر ذمہ دار آدمی ہوں
___مگر___
دو سانسوں کے درمیانی وقفے میں اسے کم از کم دو بار اس کے گھریلو نام سے یاد کرتا ہوں
وہ مجھے ایک اچھے آدمی کے طور پر زندگی گزارتے دیکھنا چاہتی تھی
___مگر___
اب میں ایک بُرے آدمی کی موت مرنا چاہتا ہوں
لڑکیوں کا حافظہ ان کے وعدوں سے بھی کمزور ہوتا ہے___
اب وہ بھی شاید مجھے اسی نام سے جانتی ہوگی
جس نام سے اخبار والا یا پوسٹ مین جانتا ہے
آخری ملاقات میں اس نے مجھے اُسی قسم کی نصیحتیں کیں تھیں
جیسی مائیں حج پہ جاتے ہوئے اپنی بیٹیوں کو کرتی ہیں

(۴)

وعدے کے مطابق مجھے اسے تلاش نہیں کرنا چاہیے تھا
مگر بے زاری کی دوسری سالگرہ سے کچھ دن پہلے
آخری وعدہ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں مر گیا
میں نے یادوں کی غار سے ایک شام نکالی
دریا کا گال تھپتھپایا___ بوڑھے خواب کے لیے ایک چشمہ بنوایا___ جیب میں پڑے ہوئے دنوں کی گنتی کی___ تمباکو کے چند پودے اُکھاڑے اور رات سے آنکھیں مانگ کر اس کی تلاش میں نکل پڑا
میں نے ایک سفر خریدا___ دھوپ کا لباس پہنا___ دُور تک دیکھنے والی آنکھیں حاصل کیں___ بارہا اپنے پاؤں سے مذاکرات کیے___

مگر میں راستے کی شکنیں دُور نہ کر سکا
کاش خدا کی بجائے وہ مجھے دیکھ رہی ہو
وہ، جو تمام جنگلوں کی بڑی بہن ہے
وہ، جس کا دل قدرے دائیں جانب تھا
وہ، جسے کبھی میں نے تصور میں بے لباس دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی
وہ، جو کسی کو بھی بھول سکتی ہے
وہ، جو جانتی ہے کہ میرے اندر اُس کی قبر ہے
اور وہ ___
جو نہیں جانتی کہ میں ابھی زندہ ہوں

(۵)

ہم دونوں نے مل کے ایک نئی زبان ایجاد کی تھی
جسے خاموشی کے عفریت نے چوہے کی طرح کُتر کرنا کارہ بنا دیا
ہم دونوں نے کچھ دن بنائے تھے
جو، اب پرانے کیلنڈروں میں دفن ہیں
ہم نے کچھ آوازیں ایجاد کی تھیں
جنھیں اب ٹریفک کے شور کی وجہ سے نہیں سنا جا سکتا
ہم نے بارش کی کئی ہزار بوندیں ایک دوسرے کو تحفے میں بھیجی تھیں
جنھیں غریب ڈاکیے نے اپنی بیٹی کے باراتیوں کو پلا دیا
اگر کسی رات ہم اکٹھے سوئے ہوتے تو میرا خیال ہے
صبح دفتر سے چھٹی کرتے
میں اس کے بارے میں شاید کچھ بھی نہیں جانتا

پتہ نہیں ٹوٹی ہوئی ٹانگ والے چڑیا کے بچے کو دیکھ کے
اس کے دل میں کیا جذبات آتے ہوں
ایشیا سے نیوزی لینڈ لعنت بھیجنے کے پیسے، بہت لگتے ہیں
ورنہ میں اس کے لیے ضرور بھیجتا

(۶)

دنیا میں لڑکیوں کی اتنی ہی قسمیں ہیں جتنی شراب کی
وہ ان لڑکیوں میں سے نہیں تھی
جو مردوں کے سگریٹ پینے کے انداز یا ان کی بھوری مونچھوں پر فدا ہو کر ان کے سوشل اسٹیٹس کو نظر انداز کر دیں
وہ ان لوگوں میں سے تھی جو خواب کو خواب سمجھتے ہیں
اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ دن کام کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں

ویٹنگ لاؤنج کے بینچ پر بیٹھے ہوئے انتظار کی آنکھوں میں
سفید موتیے کے پھول کھلے ہوئے ہیں
ویل چیئر پہ پڑا ہوا وقت
لفظوں سے بھرے ہوئے مرتبان میں کود کر خودکشی کرنا چاہتا ہے
صبح سویپر آنکھ سے گرے ہوئے خوابوں کو سمیٹ کر کوڑے کے ڈرم میں ڈال دے گا

اس کا دعویٰ تھا کہ وہ مجھے پوری طرح جانتی ہے
یہ بات کافی حد تک ٹھیک بھی تھی
مگر وہ نہیں جان سکی

کہ میں اسے پہلی بار چومنے کے بعد
کس نام سے پکارتا___؟

میرا نام گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں درج ہونا چاہیے
کہ میں نے اسے ۷۰ ہزار بار خواب میں دیکھا ہے
مجھے تو یہ بھی معلوم ہے
کہ اس کے دائیں کولہے پہ اب تک حفاظتی ٹیکے کا نشان ہے
اس کے بائیں کندھے کے پچھلی طرف تل کا نشان ہے
اور ایسی لڑکیاں شادی کے بعد بہت زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں

(۷)

لڑکی دھوکا کر سکتی ہے
چاہے اُس کے پاؤں جتنے بھی خوبصورت ہوں
اُس نے مجھ سے اُس سال علیحدگی اختیار کر لی
جس سال پانچ ہزار والا نوٹ جاری ہوا
میں عصر کی نماز کے بعد اُسے بد دعائیں دیتا ہوں
___اور___
روزانہ دس منٹ اُس کے لیے روتا ہوں
اَب تک اُسے پتہ چل چکا ہوگا
___کہ___
شادی کے کچھ مہینوں بعد، شوہر اپنی بیویوں کے کپڑے اُتارنے میں مدد کرنا چھوڑ دیتے ہیں

اُس کے جنے ہوئے خوابوں میں سے ایک پر الحاد کا الزام لگا کر
دُنیا نے پاگل ہاتھیوں کے ریوڑ کے راستے میں ڈال دیا
دوسرے کو اُس کے ایک دوست نے پہاڑ سے دھکا دے دیا
تیسرے نے خودکشی کرلی
سب سے چھوٹے خواب کو میں یتیم خانے چھوڑ آیا
کیونکہ میں اُس کا باپ نہیں تھا

(۸)

آج عِدت میں بیٹھی ہوئی یاد کا آخری دن ہے
مگر وہ ایسی لڑکی نہیں تھی
جسے تھوڑی سی کوشش سے بھلایا جا سکے
میں تھکے ہوئے گدھے کی طرح قابلِ رحم ہوں
بعض لوگوں سے کھدی ہوئی قبر کی طرح خوف آتا ہے
مگر میں پہلے ایسا نہیں تھا
اب میں بوڑھی عورت کے دماغ میں پیدا ہونے والے خدشات کی طرح
مسلسل اور بے پناہ ہوں
ایک آدمی سے ذرا زیادہ اور ایک موت کے لیے ناکافی
تھک کے بیٹھا ہوا وقت چھوٹے سے پلے کی طرح
میرے پاؤں پہ سر رکھے سو رہا ہے
ہاتھ سے بُنا ہوا آدمی اُون کے اُلجھے ہوئے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا ہے
سرکٹی خواہشیں اپنی چتا کے گرد برہنہ رقص کر رہی ہیں

___اور___

ایک ستارہ ناچتا ہوا مسلسل نیچے گر رہا ہے
یہی وہ وقت ہے
جب آدمی کو خون سے وضو کر کے اپنے کان میں اذان دینی چاہیے

ملنے کے آداب

ہر بار ملنا چاہیے
ایک دوسرے سے
یہ سوچ کر
کہ مل رہے ہیں
آخری بار

نہیں دیکھنی چاہیے
گھڑی
ملتوی کر دینی چاہیے
گرتے ہوئے پتوں کی گنتی
غیر معینہ مدت کے لیے

نہیں بنانا چاہیے
اپنی گفتگو سے

بارش ماپنے کا آلہ

لعنت بھیجنی چاہیے
ادب
سیاست
کھیل
اور حیران کردینے والی سائنسی ایجادات پہ

سمجھنا چاہیے
ارسطو
شیکسپیئر
نیوٹن
اور غالب کو
اپنے ناپسندیدہ پڑوسی کے سسرالی رشتہ دار

توڑ دینا چاہیے
ہر ضابطہ
بھول جانا چاہیے
کہ جہاں موجود ہیں
اُس ستارے کو
زمین کہتے ہیں

ملنا چاہیے
ایک دوسرے سے گلے
اس یقین کے ساتھ
کہ باقی دنیا مرچکی ہے

❁❁❁

میں تنہا ہوں

جب آدمی بہت تنہائی محسوس کر رہا ہو تو
کسی دوست کو فون کرنے کا ارادہ نہیں کرنا چاہیے
اور نہ ہی بارش کی دُعا

اس وقت کوئی مدد نہیں کر سکتی
پرانی ڈائری، جس کا رسم الخط___ کئی سال پہلے___ طبعی موت مر چکا
البم میں بند تصویریں دیکھنے سے پتہ چلے گا
تم نہیں جانتے/ ہنستے ہوئے لوگوں میں سے/ کسی ایک کو بھی
خطوں میں دفن جذبوں کا DNA کرنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہو گا
کیونکہ تم ڈاکٹر نہیں ہو
کھڑکیاں کھول دینے یا دروازہ بند کر دینے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑ سکتا
ایسی حالت میں آدمی کو پینی چاہئیں سگریٹیں/ ایک کے بعد ایک
مگر کوئی کتنی سگریٹیں پی سکتا ہے

جب آدمی بہت تنہائی محسوس کر رہا ہو تو
خود سے اچھی اچھی باتیں کرنی چاہئیں اور چوم لینا چاہیے خود کو
بائیں گال پہ
مگر تنہائی میں اس کا خیال آنا مشکل ہے
تنہائی میں فقط آدمی سوچ سکتا ہے/ خودکشی کے مختلف طریقوں کے بارے میں
اور انتخاب کر سکتا ہے اُن میں سے
مشکل ترین اور زیادہ اذیت دینے والا کوئی طریقہ

❋❋❋

آدھا زندہ مجسمہ

وہ باتیں جو گاڑی چھوٹنے کی وجہ سے
میں اُس سے نہیں کہہ سکا تھا
وہ باتیں
ریل کی سیٹی نے جن کے کانوں میں سوراخ کر دیئے تھے

میں نے اسٹیشن پر بکھری ہوئی الجھنوں اور سوالات کو سمیٹ کر
کوٹ کی جیبوں میں بھرا___
ریل ایجاد کرنے والے کو گالی دی
فاصلے کو غصے سے گھورا
___اور___ قطار میں کھڑے ہوئے لوگوں کو دھکیلتا ہوا___
باہر نکل آیا___

میں نے اسمگلنگ کا سامان بیچنے والے آدمی سے
ایک صندوقچہ خریدا___
___اور___ اُس میں تمام باتوں کو بھر دیا
چوروں کے محلے سے ایک تالا خریدا

اُسے صندوقچے کے جبڑوں میں پھنسا دیا

میں کئی دن اس صندوقچے کو اُٹھائے پھرتا رہا

میں اُسے پہاڑ
___یا___
کسی عمارت کی آخری منزل سے گرا دیتا
اگر مجھ میں ہمت ہوتی
اُسے مطلوبہ اونچائی تک لے جانے کی

آخر رات کی تاریکی میں
گڑھا کھود کر دفنا دیا اُسے
شہر کے چوک میں نصب مجسمے کے قدموں میں
''یہ باتیں تم مجھے ویسے بھی بتا سکتے تھے''
یہ کہہ کر مجسمے نے
جھک کر صندوقچے میں سے ایک بات نکالنی چاہی
میں نے کلہاڑے سے اُس کی گردن اُڑا دی

صبح شہر بیدار ہوا تو
دیکھنے والوں نے دیکھا
مجسمے کے کندھوں پہ میرا سر لگا ہوا تھا

❀❀❀

ایک مشکل آدمی

تم سمجھ سکتے ہو
میرے احساسات کو بہتر طور پہ
اگر تم نے
دریا کنارے بنے ہوئے ہوٹل کے لان میں
کسی شام انتظار کیا ہو
اس آدمی کا
جس کے لوٹنے کی اُمید بھی
اُسی کے ساتھ چلی گئی تھی

تم سمجھ سکتے ہو میرے احساسات کو
اگر تم نے کبھی
کسی کے لیے
دریا میں پھول بہائے ہوں ـــــ
درخت پہ ناخن سے کوئی نام کھودا ہو

منڈیروں پہ چراغ روشن کیے ہوں

____یا

چاروں طرف برستی ہوئی

بے پناہ بارش کے قطروں کو

تسبیح کے دانوں کی طرح

گِنا ہو

تم سمجھ سکتے ہو میرے احساسات کو

اگر کبھی رات کے سفر میں

کسی نے تمہیں دھکا دے دیا ہو

چلتی ہوئی ٹرین سے

____یا

جنگل میں راستہ بھول کر

تم پہنچ گئے ہو

کسی آدم خور قبیلے کی حدود میں

____یا

تم نے چھلانگ لگائی ہو پیراشوٹ کے ذریعے

تباہ ہوتے ہوئے جہاز سے

ایک دلدلی جزیرے پہ

تم سمجھ سکتے ہو میرے احساسات کو

اگر تم نے کسی صبح

آنکھ کھلنے پہ
خود کو پایا ہو
اپنے بستر کی بجائے
اپاہج گھوڑوں کے کسی اصطبل میں

تم سمجھ سکتے ہو میرے احساسات کو
ـــــ مگر تم نہیں سمجھ سکتے

❀❀❀

سگریٹ پینے والوں کے لیے ایک نظم

دنیا میں صرف دو طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں
سگریٹ پینے والے
___ اور ___
سگریٹ نہ پینے والے

سگریٹ پینے والوں کو اپنا الگ جھنڈا بنانا چاہیے
ایک ملک حاصل کرنا چاہیے
نیا مذہب اختیار کرنا چاہیے
دور دراز کے غیر مہذب علاقوں کو وفد روانہ کرنے چاہئیں
سگریٹ نوشی کی تبلیغ کے لیے
بتانا چاہیے لوگوں کو ___
سگریٹ نہ پینا ایک عیب ہے

حوصلہ افزائی کرنی چاہیے

تمباکو کاشت کرنے والے کسانوں کی

مقدس قرار دیا جانا چاہیے
تمباکو کا پودا

کہنا چاہیے فخر کے ساتھ
ہم سموکر ہیں
ایک دوسرے کے تحفظ کے لیے ڈٹ جانا چاہیے
کیونکہ تمام سگریٹ پینے والے آپس میں بھائی ہیں

بتانا چاہیے دُنیا کو
جارج ڈبلیو بُش سگریٹ نہیں پیتا تھا

تمباکو نوشی نہ کرنے والے آدمی سے زیادہ
قابلِ احترام ہے وہ بندر
جو سرکس میں سگریٹ پینے کا مظاہرہ کرتا ہے

بائیکاٹ کرنا چاہیے اُن تمام ممالک کا
جن میں تمباکو نوشی پر پابندی ہے

توڑ دینی چاہیے وہ تختی
پھاڑ دینا چاہیے وہ اشتہار

___اور___

گرا دینی چاہیے وہ بلڈنگ
جس پر لکھا ہو
''یہاں سگریٹ پینا منع ہے''

مجھ سے کوئی توقع نہیں رکھتا

مجھ سے کوئی توقع نہیں رکھتا/ میں آزاد ہوں

میں آزاد ہوں اور کسی چمگادڑ کی طرح بجلی کی تار سے اُلٹا لٹک سکتا ہوں
خالی بوتل کی طرح فرش پر لڑھک سکتا ہوں
پولی تھین بیگ کی طرح ہوا میں اُڑ سکتا ہوں
رات دیر تک سڑکوں پر گھوم سکتا ہوں
بارش میں بھیگ سکتا ہوں
مجھے ٹھنڈ لگ سکتی ہے ___ کیونکہ مجھ سے کوئی توقع نہیں رکھتا
میں آزاد ہوں

میں سگریٹ پی سکتا ہوں
نیند نہ آئے تو پچھلی رات میں دیواروں سے سر ٹکرا سکتا ہوں
اپنی آنکھوں کو بے دردی سے مَسل سکتا ہوں
دائیں ہاتھ کو ٹھنڈے پانی کے ٹب میں غوطے دے سکتا ہوں

خودکو گلے لگا کے زور سے بھینچ سکتا ہوں
ایک ٹانگ پہ کھڑا ہو سکتا ہوں
خودکو غصے سے پھوا کہہ سکتا ہوں

۔۔۔ اور ۔۔۔

ایک جوتا پہن کر سو سکتا ہوں
کیونکہ مجھ سے کوئی توقع نہیں رکھتا ۔۔۔ میں آزاد ہوں

میں چل سکتا ہوں
اور آوارہ کتوں کو تھکا سکتا ہوں
گانے کو اپنے موڈ کے مطابق کسی بھی لے میں گا سکتا ہوں
اُلٹی گنتی گن سکتا ہوں/ اُنگلیاں چٹخا سکتا ہوں
کھڑے ہو کر پیشاب کر سکتا ہوں
میں اپنا ناخن مقررہ حد سے زیادہ کاٹ سکتا ہوں
کیونکہ مجھ سے کوئی توقع نہیں رکھتا ۔۔۔ میں آزاد ہوں

میں خود پہ چیخ سکتا ہوں
خودکو گرم چائے پینے پر مجبور کر سکتا ہوں
چلتے ہوئے پنکھے کو ہاتھ سے روکنے کے بارے میں سوچ سکتا ہوں
خودکو چینی زبان سیکھنے کا مشورہ دے سکتا ہوں
نشے کا بہانہ کر کے اپنے راز بتا سکتا ہوں
میں خودکو پہچاننے سے انکار کر سکتا ہوں

۔۔۔ اور ۔۔۔

شیر کے پنجرے میں ہاتھ دینے کے لیے
اپنی حوصلہ افزائی کر سکتا ہوں
کیونکہ مجھ سے کوئی توقع نہیں رکھتا ـــــ میں آزاد ہوں

❀❀❀

ساحر شفیق ۲ فروری ۱۹۸۰ء

کوخانیوال کے ایک نواحی گاؤں ماہنی سیال
میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مسجد مکتب
سکول میں حاصل کی، میٹرک، ایف اے،
بی اے کی ڈگریاں میلسی کے مختلف تعلیمی
اداروں سے حاصل کیں۔ ایم اے اردو
اور ایم فل شعبہ اردو بہاء الدین زکریا
یونیورسٹی ملتان سے کیا۔ آج کل اسی شعبہ
سے پی ایچ ڈی کا مقالہ بعنوان ''اردو ناول
میں تکنیک کے تجربات'' لکھ رہے ہیں۔
ان کی شاعری کے تین
مجموعے ''سرد موسم میں دھوپ'' ۲۰۰۰ء،
''اور اس کا نام جیسم تھا'' ۲۰۰۵ء، ''کایا''
۲۰۰۷ء اور افسانوں کا ایک مجموعہ ''اکیلے
لوگوں کا ہجوم'' ۲۰۱۰ء میں شائع ہو چکا
ہے۔ وہ آج کل ایک ناول لکھنے میں
مصروف ہیں۔

ایسا معاشرہ، جو بے سمت ہو کر بھی ایک ہی سمت میں جا رہا ہو، جو اجتماعی خودکشی کی سمت ہے، وہاں ممکن ہے کہ ایک شاعر کی جانب سے خودکشی کی قرارداد، اتنی زیادہ سفاکانہ ڈرامائیت لئے ہوئے نہ ہو، مگر ساحر شفیق کو بھی ہماری عدلیہ کی طرح اپنے اختیار کو توسیع دینے کی دُھن ہے، اتنی قبروں، قبرستانوں اور سناٹوں کے بیچ زندگی بسر کرنے کے باوجود موت کو ہم نے ان دیکھی، ان جانی قوتوں کی تحویل میں دے رکھا ہے، جوں ہی کوئی یہ اختیار اپنے ہاتھ میں لیتا ہے، وہ اپنے بدن کے زہر اور قلب کے لہو سے تشکیل کردہ نکیرین کی مدد سے زندگی، دوستوں، محبوباؤں اور رقیبوں سے ہر قسم کا سوال کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

ساحر شفیق، جب زکریا یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں داخل ہوا تھا، تو ایک شعری مجموعہ اُس کا چھپ چکا تھا، مگر میرے خیال میں شاعری اس نے اب شروع کی ہے، یہ اُس کا نیا روپ ہے، جسے اس نے زندگی کو تخلیقی سطح پر بسر کرنے کی کٹھنائیاں جھیلنے کے بعد پایا ہے، جو کسی ایک دیوی کا عطیہ نہیں، فیضانِ نظر ہائے بسیار ہے، تاہم اس میں اس کی بے درد، دردمندی اور بے تعلق اُنسیت کو بڑا دخل ہے، پھر اس نے اپنی تخلیقیت کو مشا… نہیں، مطالعے پر بھی محیط کیا ہے، اس لئے ایک عرصے کے بعد میں نے بہت اچھی شاعری سے لـ… اور آزادی کے ساتھ لیا ہے، کہیں کہیں مجھے یہ احساس بھی ہوا کہ شاید یہ بھی مکرِ شاعرانہ کی معنوی تو… زندگی پر مسلط پہرے داروں کو خودکشی کی ترغیب دے رہے ہوں، تا کہ ان کے بعد لوگ والہانہ… زندگی بسر کر سکیں۔

ڈاکٹ…

اوساکا، یونی…